بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اُردُو

برائے جماعت پنجم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مصنّفین

- ڈاکٹر ایوب ندیم
  پی ایچ ڈی (اُردُو)
  ایسوسی ایٹ پروفیسر (شعبۂ اُردو)
  گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور
- ناصر بشیر
  ایم۔اے (اُردُو)
  اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور
- تابندہ سراج
  ایم اے، ایم فل (اُردُو)
  اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج برائے خواتین، گوالمنڈی، لاہور
- سیّد صغیر الحسنین ترمذی
  ایم فل ماہر مضمون، پی سی ٹی بی، لاہور

ایڈیٹر

- سیّد عبدالستّار گیلانی، ایم اے (اُردُو)
- شگفتہ حسنین ترمذی، ایم۔اے (اُردُو)، ایم۔اے (فارسی)، ایم۔فل (اقبالیات)، پی ایچ ڈی (سکالر)
  ڈپلومہ زبان وادبیاتِ فارسی، شہید بہشتی انٹر نیشنل یونیورسٹی، تہران، معاون ماہر مضمون، پی سی ٹی بی، لاہور

نظرِ ثانی

- پروفیسر امجد علی شاکر، ایم اے (اُردُو، سیاسیات)، ایم۔فل (اُردُو)، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور
- پروفیسر سیّد عنصر اظہر، ایم اے (اُردُو، فارسی)، ایم فل (فارسی، اُردو)، پی ایچ ڈی (سکالر)
  ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ بوائز کالج، ماڈل ٹاؤن، لاہور

زیرِ نگرانی

- ملک جمیل الرحمان

لے آؤٹ والسٹریشنز

- سید محمد علی عظیم رضوی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	حمد .... (نظم)	1
2	نعت .... (نظم)	4
3	حجرِ اسود کی کہانی	7
4	خدمتِ خلق-ایک عبادت	11
5	پاک وطن ہے پاکستان (نظم)	16
6	مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناحؒ	19
7	لاہور کی بادشاہی مسجد	24
8	دیکھو ناچ رہا ہے مور (نظم)	28
9	میجر طفیل محمد شہید	31
10	بھائی کے نام خط	36
11	صبح سویرے (نظم)	42
12	میرا گاؤں میرا گھر	46
13	کھیوڑہ کی سیر	51
14	ہماری کائنات	56
15	ماں کا خواب (نظم)	61
16	ہمارے پیشے	66
17	میں سکاؤٹ بنوں گا	70
18	ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی (نظم)	75
19	ہمارا ماحول	78
20	پاک چین دوستی	84
21	ایک گائے اور بکری (نظم)	90
22	احمد کی سمجھ داری	94
23	فرہنگ	104

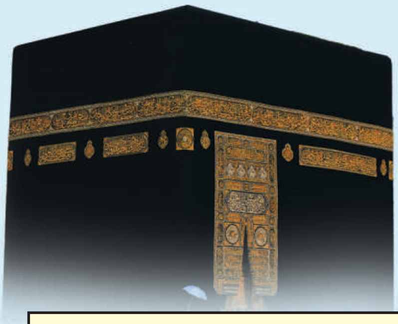

حمد

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کو حمد کے مفہوم سے متعارف کرانا۔ ☆ کائنات اور فطرت کے خوبصورت نظاروں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنا۔

جو چیز خُدا نے ہے بنائی
اس میں ظاہر ہے خُوش نُمائی

اُس کی قُدرَت سے پُھول مہکے
پھولوں پہ پرَند آ کے چہکے

تاروں بھری رات کیا بنائی
دِن کو بخشی عجَب صفائی

کیا دُودھ سی چاندنی ہے چھِٹکی
حیران ہو کر نگاہ ٹھِٹکی

جاڑا ، گرمی ، بہار ، برَسات
ہر رُت میں نیا سماں نئی بات

مٹی سے خدا نے باغ اُگائے
باغوں میں اُس نے پھل لگائے

ہر شے اُس نے بنائی نادر
بے شک خدا ہے قوی و قادر

(اسماعیل میرٹھی)

خاص الفاظ: خُوش نُمائی ، قُدرَت ، ظاہِر ، جاڑا ، سَماں ، نادِر ، قَوی ، قادِر

مشق

سوال نمبر 1: اس حمد کو سامنے رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(الف) حمد کسے کہتے ہیں؟

(ب) اس حمد کے شاعر کا نام لکھیے۔

(ج) رات کو آسمان پر کیا چمکتے ہیں؟

(د) حمد میں شاعر نے کتنے موسموں کا ذکر کیا ہے؟ ان کے نام لکھیے۔

سوال نمبر 2: حمد کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کیجیے:

(i) اُس کی قُدرت سے ------------ مہکے

(ii) تاروں بھَری ------------ کیا بَنائی

(iii) کیا دُودھ سی ------------ ہے چھِٹکی

(iv) ہر رُت میں نیا سَماں نئی ------------

(v) باغوں میں اُس نے پھل ------------

سوال نمبر 3: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

مناسب الفاظ
صفائی
رات
قادر
خوش نمائی
سماں

(i) خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز میں --------- ظاہر ہے۔

(ii) تاروں بھری ------- خوب صورت بنائی ہے۔

(iii) اللہ تعالیٰ نے دن کو عجب ------ بخشی ہے۔

(iv) ہر رُت میں نیا ------ نئی بات ہے۔

(v) بے شک خدا ہے قوی و -------

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

خدا	ظاہر	قدرت	عجب	نگاہ	بہار	نادر

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے متضاد (اُلٹ) الفاظ لکھیے:

	الفاظ	متضاد الفاظ	الفاظ	متضاد الفاظ
مثال	خوش نمائی	بدنمائی	جاڑا	
	پھول		نیا	
	بہار			
	رات			

سرگرمیاں

- اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے نام تحریر کیجیے۔
- طلَبہ حمد کے اشعار اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔
- کسی دوسرے شاعر کی حمد طلَبہ کو لکھوائیے اور یاد کرائیے۔

برائے اساتذہ

- اللہ تعالیٰ کے پانچ صفاتی نام لکھوائیے اور اُن کے معنی بھی بتائیے۔
- طلَبہ سے حمد کے اشعار بلند آواز میں سنیئے اور اُن کا تلفّظ درست کیجیے۔

نعت

تدریسی مقاصد:

☆ بچوں کو حضرت محمد ﷺ کے اوصاف سے آگاہی دینا۔
☆ بچوں کو نعت کی صنف سے روشناس کرانا۔
☆ بچوں میں نبی ﷺ کی محبت پیدا کرنا۔

وہ حق کی باتیں بتانے والے
وہ سِیدھا رَستہ دِکھانے والے
وہ رہبر و رَہنُما ہمارے
نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے
درود اُن ﷺ پر، سلام اُن ﷺ پر

بلَند نبیوں میں نام اُن ﷺ کا
فلک سے اُونچا مقام اُن ﷺ کا
ہمارے ہادی، خدا کے پیارے
نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے
درود اُن ﷺ پر، سلام اُن ﷺ پر

اُنھی کی خاطِر دَمک رہے ہیں
اُنھی کے دَم سے چمک رہے ہیں
زمیں کے ذرّے ، فلک کے تارے
نبی ﷺ ہمارے، نبی ﷺ ہمارے
درود اُن ﷺ پر، سلام اُن ﷺ پر

(صوفی غلام مصطفیٰ تبسّم)

خاص الفاظ: حَق ، رَہبَر ، دُرُود ، سَلام ، مَقام ، ہادِی ، ذَرّے ، فَلَک

مشق

سوال نمبر 1: اس نعت کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(الف) نعت کے شاعر کا نام لکھیے۔

(ب) نعت کِسے کہتے ہیں؟

(ج) ''بلند نبیوں میں نام اُن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا'' سے کیا مراد ہے؟

(د) نعت میں کون کون سے دو مصرعے بار بار آئے ہیں؟ تحریر کیجیے۔

(ہ) نعت میں شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے کن چیزوں کے چمکنے کی بات کی ہے؟

سوال نمبر 2: درست الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کیجیے:

(i) وہ حق کی باتیں ------------ والے

(ii) نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے ------------ ہمارے

(iii) فلک سے اونچا ------------ ان کا

(iv) ہمارے ہادی، خدا کے ------------

(v) اُنھیؐ کی خاطر ------------ رہے ہیں

سوال نمبر 3: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(i) جس نظم میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کی جائے اُسے ------ کہتے ہیں۔

(ii) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا -------- تمام نبیوں سے اُونچا ہے۔

(iii) ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے -------- ہیں۔

(iv) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -------- کی باتیں بتانے والے ہیں۔

مناسب الفاظ
مقام
حق
رہبر و رہنما
نعت

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف (ہم معنی) الفاظ لکھیے۔ جیسے:

رہبر	بلند	فلک	مقام	چمک
رہنما				

سوال نمبر 5: لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَق		رہنما	
ہادِی		دَمکنا	
خاطر		دَم	

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد الفاظ
سیدھا	
اونچا	
زمین	
رہبر	

سرگرمیاں

- طلَبہ اپنی پسندیدہ نعت زبانی یاد کریں اور نعت خوانی کے مقابلے میں حصّہ لیں۔
- اس نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جن اوصاف کا ذکر آیا ہے، انھیں ترتیب سے لکھیے۔

برائے اساتذہ

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و شفقت کے حوالے سے چند واقعات بیان کیجیے۔
- طلَبہ کو اُردو لُغت دکھائیے اور اُس سے لفظ تلاش کرنے اور اُس کے معنی جاننے کے بارے میں سمجھائیے۔

حجرِ اَسود کی کہانی

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں میں مذہب کی محبت پیدا کرنا۔ ☆ بچوں کو اسلامی تاریخ سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کو اخلاقیات کی روشنی سے منور کرنا۔ ☆ بچوں کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرنا۔ ☆ بچوں کو پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے آشنا کرنا۔

آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے جب اللہ کے رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام نے مکہ مکرّمہ میں خانہء کعبہ کی تعمیر کا کام شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے جنت کا ایک پتھر زمین پر لائے۔ اس پتھر کو ''حجرِ اَسود'' کہتے ہیں۔ تب یہ پتھر خانۂ کعبہ کے ایک کونے میں نصب کیا گیا۔ حج اور عمرہ کرنے والے لاکھوں مسلمان ہر سال مکّہ جاتے ہیں تو خانہ کعبہ کے طواف کے دوران حجرِ اَسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ یہ پتھر مسلمانوں کے نزدیک اس لیے مقدس ہے کہ ہمارے آخری پیغمبر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اسے بار بار چُوما۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب بھی خانہ کعبہ میں تشریف لے جاتے، حجرِ اسود کو ضرور بوسہ دیتے۔

ایک سال مکّہ میں شدید بارشیں ہوئیں۔ تب خانہ کعبہ کی دیواریں کچّی تھیں اِن بارشوں سے خانہ کعبہ کی کچّی دیواروں کو شدید نقصان پہنچا اور یہ کئی جگہ سے بیٹھ گئیں۔ قریش نے فیصلہ کیا کہ خانہ کعبہ کو نئے سرے سے تعمیر کر کے اس کی دیواریں مضبوط اور بلند کر دی جائیں۔ جب کعبے کی تعمیر ہو چکی تو حجرِ اَسود کو دوبارہ اس کے مقام پر نصب کرنے کی باری آئی۔ حجرِ اَسود چونکہ ہر قبیلے کے لوگوں کے لیے قابلِ احترام تھا، اس لیے ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ حجرِ اسود کی دوبارہ تنصیب کی سعادت صِرف اُسی کو ملے۔ خدشہ تھا کہ اس معاملے پر قبائل کے درمیان کہیں جنگ نہ چھڑ جائے۔ آخر کار مکّہ کے چند جہاں دیدہ بزرگوں نے فیصلہ سنایا کہ کل صبح سویرے جو شخص سب سے پہلے صحنِ کعبہ میں داخل ہوگا، وہی حجرِ اَسود کو اس کے مقام پر نصب کرے گا۔

اگلے روز خانہ کعبہ کے صحن میں سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنچے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمرِ مبارک پینتیس برس تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابھی نبوّت کا اعلان نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود مکّہ کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچائی اور ایمان داری کے قائل تھے اور وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو 'صادق' اور 'امین' کہہ کر پُکارتے تھے۔

خانہ کعبہ کے صحن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صبح سویرے آمد سے لڑائی جھگڑے کا خطرہ ٹل گیا تھا۔ لوگوں کو یقین تھا کہ اب یہ معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے حل ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک چادر منگوائی۔ حجرِ اَسود کو اپنے دستِ مبارک سے اُٹھایا اور چادر پر رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر قبیلے کا ایک ایک نمائندہ لیا اور تمام نمائندوں سے فرمایا کہ وہ چاروں کونے تھام کر چادر کو اُوپر اُٹھائیں۔ جب چادر اس مقام تک پہنچ گئی جہاں حجرِ اَسود کو نصب کیا جانا تھا، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجرِ اَسود کو اپنے دستِ مبارک میں لیا اور کعبہ کی دیوار میں لگا دیا۔ حجرِ اَسود آج تک اسی مقام پر نصب ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکمت سے مکّہ کے لوگ خون خرابے سے بچ گئے۔

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک لاکھ مسلمانوں کے ساتھ حج کیا (جس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں) تو اُنھوں نے طواف کے دوران، صحابہ کرامؓ کے ساتھ حجرِ اَسود کو بوسہ دیا۔

یہی وجہ ہے کہ حج اور عُمرہ کرنے والے لاکھوں زائرین اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ اب تک اربوں مسلمان جنّت کے اس پتّھر کو بوسہ دے چکے ہیں اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا یہ سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

خاص الفاظ

فرزند ، تنصیب ، طواف ، پیغمبر ، نبوّت ، سعادت ، قبائل ، جہاں دیدہ
نُمائندہ ، حِکمت ، زائرین ، خوش اسلوبی

مشق

سوال نمبر: 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) خانہ کعبہ کب تعمیر ہُوا؟

(ب) خانہ کعبہ کِس نے تعمیر کیا؟

(ج) حجرِ اَسود کی تنصیب کے موقع پر کس بات کا خدشہ تھا؟

(د) خانہ کعبہ کے صحن میں صبح سویرے کون پہنچا؟

(ہ) حجۃ الوداع کے موقع پر کتنے مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے؟

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

مناسب الفاظ
بوسہ
تعمیر
نمائندہ
قابلِ احترام

(الف) حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے خانہ کعبہ کی ---- کا کام کیا۔

(ب) ہر سال لاکھوں مسلمان حجرِ اَسود کو ------ دیتے ہیں۔

(ج) حجرِ اَسود ہر قبیلے کے لیے ------ تھا۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر قبیلے کا ایک ایک ------ لیا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
طَواف	
چادر	
صِحن	
دیوار	
جنت	

سوال نمبر 4: ایک جیسے معنی دینے والے الفاظ، مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔

جیسے: ''آبرو'' کا مترادف ہے ''عزت'' اور ''آتش'' کا ''آگ'' دیے گئے الفاظ کے مترادف لکھیے:

اَلفاظ	معانی	اَلفاظ	معانی
لڑائی		احترام	
خدشہ		مضبوط	

سوال نمبر 5: دو یا دو سے زیادہ عربی اور فارسی الفاظ کا مجموعہ ''مرکب'' کہلاتا ہے جیسے: حجرِ اَسود

اس سبق میں استعمال ہونے والے مرکبات تلاش کیجیے اور نیچے دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے:

(i) خانۂ ---------- (ii) قابلِ ----------

(iii) دستِ ---------- (iv) خُوش ----------

(v) حجۃ ---------- (vi) صحنِ ----------

سوال نمبر 6: لُغت میں الفاظ حروفِ تہجّی کی ترتیب سے درج کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہزاروں الفاظ میں سے اپنا مطلوبہ لفظ آسانی سے تلاش کر لیتے ہیں اور اُس کا مطلب بھی جان لیتے ہیں۔

درج ذیل الفاظ کو آپ حروفِ تہجّی کی ترتیب سے لکھیے: کعبہ ، فرشتہ ، حج ، عُمرہ ، چادر ، رسول

سرگرمیاں

- اگر آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے حج یا عمرہ کیا ہے تو اُن سے حجرِ اَسود کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیے۔
- حجرِ اَسود کی خانۂ کعبہ کی دیوار میں دوبارہ تنصیب کا واقعہ اپنے الفاظ میں اپنی کاپی میں لکھیے۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ سے چند واقعات سنائیے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صادق اور امین ہونے کی گواہی ملتی ہو۔
- بچّوں کو خانۂ کعبہ پر ابرہہ کے حملے اور اس کے انجام سے آگاہ کیجیے۔

خدمتِ خلق — ایک عبادت

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنا۔ ☆ بچوں کو نیکی کا درس دینا۔ ☆ بچوں کو اسلامی تاریخ سے رُوشناس کرانا۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے، جو اس کی مخلوق سے پیار کرتے ہیں۔ مخلوقِ خُدا کی بھلائی کے لیے کی گئی کوشش خدمتِ خَلق کہلاتی ہے۔ اسلامی تاریخ میں خدمتِ خَلق کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ انھی میں سے ایک واقعہ، مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے متعلق بھی ہے۔ حضرت عُثمان غنیؓ نے تمام زندگی، اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا اور لوگوں کی مدد کی۔

نُبوّت کے تیرھویں سال، جب مسلمانوں نے مکہ مُکرّمہ سے مدینہ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کی، تو وہاں پانی کی شدید قِلّت تھی۔ لوگوں کو میٹھے پانی کے لیے دور دراز مقامات کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ مدینہ مُنوّرہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا۔ اس کُنویں کا نام ''بیرِ رُومہ'' یعنی ''رُومہ کا کنواں'' تھا، جس کا مالک ایک یہودی تھا۔ وہ یہودی، مسلمانوں کو مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔ مسلمان ہجرت کے وقت اپنا گھر بار اور مال اسباب مکہ مکرّمہ میں چھوڑ آئے تھے۔ اس لیے ان کے پاس پانی خریدنے کے لیے پیسے نہیں تھے مسلمانوں نے اپنی پریشانی کا اظہار اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو ''بیرِ رُومہ'' کو خرید کر رفاہِ عامہ کے لیے وقف کر دے اور کل قیامت کے روز حق تعالیٰ کے ہاں سے اس کا بہترین معاوضہ اور بدلہ حاصل کرے۔

یہ سنتے ہی حضرت عثمان غنیؓ اُس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کنویں کو خریدنے کے لیے بات کی۔

یہودی اس کو بیچنا نہیں چاہتا تھا۔ آخر کار بڑی کوشش کے بعد یہودی کنویں کا آدھا حق فروخت کرنے پر رضا مند ہو گیا، جو آپؓ نے بارہ ہزار درہم میں اس شرط پر خرید لیا کہ کنویں کے پانی پر ایک روز حضرت عثمان غنیؓ کا حق ہو گا اور دوسرے روز کنواں یہودی کے لیے مخصوص رہے گا۔

جس روز حضرت عثمان غنیؓ کی باری ہوتی، مدینہ کے چاروں جانب سے لوگ اُمنڈ آتے اور ہر شخص اتنا پانی نکال لیتا جو اس کی دو دن کی ضروریات کے لیے کافی ہوتا اور اگلے روز جب کنویں کے پانی پر یہودی کا حق ہوتا تو کوئی بھی شخص اس سے پانی خریدنے کے لیے نہ آتا۔ یہودی نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عثمان غنیؓ کی باری کے روز دو دن کا پانی لے جا کر استعمال کرنا اپنا معمول بنا لیا ہے تو اُس کو اِس سودے میں خسارہ نظر آیا۔ اس کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ مالی نقصان اُٹھائے۔ اس لیے اس نے سوچا کہ اب کنویں کی آدھی ملکیت بھی اپنے پاس رکھنی نقصان کا باعث ہے۔ یہودی نے باقی نصف کنواں مزید آٹھ ہزار درہم لے کر حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس طرح بیس ہزار درہم ادا کرنے کے بعد اَب یہ کنواں حضرت عثمان غنیؓ کی مکمل ملکیّت بن گیا۔ چنانچہ اس کا نام بیرِ عثمانؓ رکھا گیا اور عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

یوں حضرت عثمان غنیؓ نے ذاتی نفع کے بدلے لوگوں کی بھلائی اور دُنیاوی فائدے کے بدلے آخرت کو پسند فرمایا۔ اس نیکی کے صِلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بشارت دی تھی کہ: ''جو بیرِ رومہ کو خرید کر وقف کر دے، اس کے لیے جنّت ہے۔'' (''بخاری'' ج ا ص 389 ص 523)

وہ کُنواں آج بھی مدینہ مُنوّرہ میں صدقۂ جاریہ کے طور پر موجود ہے اور اس کا ثواب اِن شاءاللہ قیامت تک آپؓ کو ملتا رہے گا۔

خاص الفاظ مال و اسباب ، قِلّت ، وَقف ، معمولی ، رفاہِ عامہ ، معاوضہ ، صَدقہ جاریہ ، مخصوص

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

(الف) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟

(ب) ''بیرِ رُومہ'' کا کیا مطلب ہے؟

(ج) یہودی نے حضرت عُثمان غنیؓ کو پورا کُنواں کیوں فروخت کیا؟

(د) حضرت عُثمان غنیؓ نے یہودی سے پورا کُنو اں کتنے میں خریدا؟

(ہ) اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

(الف) یہودی سے کُنواں خریدا:

(i) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (ii) حضرت عمرِ فاروقؓ نے (iii) حضرت عُثمان غنیؓ نے (iv) حضرت علی مُرتضیٰؓ نے

(ب) ''بیرِ عُثمانؓ'' آج شہر میں موجود ہے:

(i) مکہ مُکرّمہ (ii) جدّہ (iii) مدینہ مُنوّرہ (iv) الرّیاض

(ج) حضرت عُثمان غنیؓ کے دن مسلمان کُنویں سے پانی حاصل کرتے:

(i) مُفت (ii) مہنگا (iii) سستا (iv) آدھی قیمت

(د) مسلمانوں نے نبُوّت کے بعد مکہ مکرّمہ سے ہجرت کی:

(i) تیرھویں سال (ii) پندرھویں سال (iii) گیارھویں سال (iv) بارھویں سال

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جُملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
ہجرت	
اُمنڈ آئے	
رضامند	
دنیاوی فائدے	
آخرت	

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے خانوں میں لکھیے:

اَلفاظ	معنی
خسارہ	
معمول	
بشارت	

اَلفاظ	معنی
معاوضہ	
صدقہء جاریہ	
نفع	

سوال نمبر 5: دی گئی مثال کے مطابق نیچے دیے گئے جملوں کی نشان دہی کیجیے کہ کون سا جملہ فعل ماضی سے، کون سا حال سے اور کون سا مستقبل سے تعلق رکھتا ہے:

مثال:

انھوں نے لوگوں کی مدد کی۔ ← فعلِ ماضی

جُملے	ماضی/ حال/ مستقبل
(الف) مدینہ مُنوّرہ میں یہودی کا کُنواں تھا۔	
(ب) یہودی مسلمانوں کو مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔	

(ج) مجھے اس سے کہیں زیادہ کی پیش کش ہوگی۔	
(د) ایک روز یہودی کا حق ہوگا۔	
(ہ) کُنویں کو عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔	
(و) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بشارت دی تھی۔	

سوال نمبر (6) بچے سوچ کر لکھیں کہ حضرت عثمانؓ کا واقعہ پڑھ کر انھوں نے کیا سیکھا:

میں نے سیکھا کہ ....

سرگرمیاں

- تمام بچے مِل کر تھوڑے تھوڑے پیسے اکٹھے کر کے کسی مُستحق کی مدد کریں۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو خدمتِ خلق کا مفہوم سمجھائیے۔
- بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے کی تلقین کیجیے۔

پاک وطن ہے پاکستان

تدریسی مقاصد: طلبہ میں اپنے وطن کی محبت اُجاگر کرنا۔☆ انھیں پاکستان کی فضا، اس کے پرچم اور آزادی کی اہمیّت سے رُوشناس کرانا۔

پاک وطن ہے پاکستان
پُھولوں اور کلیوں کا جہان

پاک ہیں اس گُلشن کی فضائیں
پاک ہے مٹّی ، پاک ہوائیں
پاک ہے پانی ، پاک گھٹائیں
پاک ہیں پَربَت اور میدان
پاک وطن ہے پاکستان

پاک ہے یہ ہریالا جھنڈا
چاند ستارے والا جھنڈا
اُونچا اور نِرالا جھنڈا
امن اور آزادی کا نشان
پاک وطن ہے پاکستان

ہم سب ہیں اس کے رَکھوالے
غیرت والے ہمّت والے
سب آزادی کے متوالے
آزادی ہے ہماری جان
پاک وطن ہے پاکستان

(سیّد نظر زیدی)

خاص الفاظ گُلشن ، فضائیں ، پَربت ، نِرالا ، اَمن ، آزادی ، رکھوالے ، ہِمّت

مشق

سوال نمبر1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(الف) شاعر نے پھولوں اور کلیوں کا جہان کسے کہا ہے؟

(ب) نظم میں کون سا مصرع بار بار آیا ہے؟

(ج) اس نظم میں "گلشن" سے کیا مراد ہے؟

(د) امن اور آزادی کا نشان کسے کہا گیا ہے؟

(ہ) پاکستانی پرچم میں کتنے رنگ ہیں؟

سوال نمبر2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(i) اس گلشن کی فضائیں۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(ii) ہم سب اس سرزمین کے۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(iii) پاک سرزمین پر ہماری۔۔۔۔۔۔۔بھی قربان ہے۔

(iv) ہمارا جھنڈا ہماری۔۔۔۔۔۔۔کا نشان ہے۔

(v) آزادی ہماری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

مناسب الفاظ
جان
رکھوالے
پاک
شان
آزادی

سوال نمبر3: اعراب کی مدد سے درج ذیل الفاظ کا تلفظ واضح کیجیے:

(i)	مٹی	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	(ii)	گلشن	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(iii)	نرالا	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	(iv)	وطن	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(v)	غیرت	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	(vi)	ہمت	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
فضا		کلی	
گھٹا		جھنڈا	
رکھوالا		نشان	

سوال نمبر 5: ہم وزن الفاظ لکھیے:

جہان : ____________ ____________ ____________

رکھوالے : ____________ ____________ ____________

امن : ____________ ____________ ____________

آزادی : ____________ ____________ ____________

سرگرمیاں

- ''پاک وطن'' کے موضوع پر چند سطور پر مشتمل مختصر سا مضمون لکھیے۔
- پاکستانی پرچم کی تصویر اپنی کاپی میں بنائیے۔
- جماعت کے تین یا چار گروپ بنائیں جو اِس ملّی ترانے کو مل کر ترنّم کے ساتھ پڑھیں۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔
- پاکستانی پرچم کے رنگ کس بات کی علامت ہیں۔ بچّوں کو تفصیل سے بتائیے۔

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناحؒ

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کو قومی شخصیّات کی خدمات اور کارناموں سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں کی کردار سازی کے لیے مثالی شخصیّت سامنے لانا۔ ☆ بچوں کو اُن اوصاف سے آگاہ کرنا جو آدمی کو بڑا بناتے ہیں۔ ☆ بچوں کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ پاکستان کی تعمیر و تشکیل اور ترقی میں خواتین نے بھی کردار ادا کیا ہے اور وہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں مؤثر اور نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناحؒ، قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی سب سے چھوٹی بہن تھیں۔ وہ 31 جولائی 1893ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ پاکستان کے قیام کی تحریک میں فاطمہ جناحؒ نے اپنے بھائی کا قدم قدم پر ساتھ دیا۔ اُنھوں نے خواتین کو مُسلِم لِیگ کے پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اُن میں آزادی کا جذبہ پَیدا کیا۔ اُن کی خِدمات کے صلہ میں اُنھیں ''مادرِ ملّت'' کا لقب دیا گیا۔

ابتدائی تعلیم مُکمّل ہونے کے بعد محترمہ فاطمہ جناحؒ کو اُن کے بھائی محمد علی جناحؒ نے 1919ء میں کلکتہ کے ڈاکٹر احمد ڈینٹل کالج میں داخل کرا دیا۔ وہ کالج کے ہاسٹل میں مقیم رہیں۔ اُنھوں نے وہاں دِل لگا کر پڑھائی کی اور 1922ء میں ڈینٹیسٹ (دانتوں کے معالج) کی سَنَد حاصِل کرنے کے بعد اَپنے بھائی کے پاس بمبئ آ گئیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی تھیں۔ وہ قائدِاعظمؒ کے ساتھ پانچ سال تک لَندَن میں رہیں۔ وہاں کی تَرقّی دیکھ کر وہ اِس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ سب کچھ آزادی کی بَدَولت ہے۔ اُنھوں نے جان لِیا تھا کہ آزادی سب سے بڑی نِعمت ہے۔

پاکستان بننے کے بعد محترمہ فاطمہ جناحؒ عام لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔ کراچی میں خاتونِ پاکستان سکول کھولا جو بعد میں خاتونِ پاکستان کالج بن گیا۔ وہ غریب مریضوں کا عِلاج مُفت کرتی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بچپن ہی سے کِتابیں پڑھنے کا شَوق تھا۔ وہ بہت سلیقہ مند تھیں۔ صاف سُتھرا لباس پہنتیں۔ اپنی کِتابیں اور دُوسرا سامان سلیقے سے رکھتیں۔ اپنا کام وقت پر کرتیں۔ اُنھیں ہمیشہ سچ بولنے کی عادت تھی۔ سکول میں پڑھائی کے دوران اپنا

سَبَق اُسی دن یاد کرتیں۔ کسی کام کو دوسرے دن پر ٹالنا انھیں اچھا نہیں لگتا تھا۔ وہ صفائی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بچّوں سے بہت پیار تھا۔ 25 جون 1949ء کو انھوں نے پاکستان کے بچوں کے نام ایک پیغام میں کہا: ''تم ہماری سب سے بڑی دولت اور زندہ قوم کا عزیز ترین سرمایہ ہو۔ سکول میں ہو یا گھر پر اِطاعت اور نَظم وضبط کو اپنا شِعار بناؤ۔ وَقت کی قدر کرو۔ تعلیم اور کھیل کُود کے ساتھ ساتھ مُطالعے کی بھی عادَت ڈالو''۔

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناحؒ کا 9 جولائی 1967ء کو کراچی میں اِنتقال ہُوا۔ اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔

خاص الفاظ

تَحرِیک ، خَواتِین ، خدمات ، تَرّقی ، آزادی

بھلائی ، صفائی ، پاکِستان ، سَرمایہ ، اِطاعَت

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیے:

(الف) محترمہ فاطمہ جناحؒ کا قائداعظمؒ سے کیا رشتہ تھا؟

(ب) محترمہ فاطمہ جناحؒ کب پیدا ہوئیں؟

(ج) محترمہ فاطمہ جناحؒ کہاں پیدا ہوئیں؟

(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ کو دیے گئے خطاب کا نام لکھیے۔

(ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے کتنے سال لندن میں گزارے؟

(و) محترمہ فاطمہ جناحؒ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے اپنے بھائی کا ------------ پر ساتھ دیا۔

(ب) آزادی سب سے بڑی ------------ ہے۔

(ج) غریب مریضوں کا علاج ------------ کرتی تھیں۔

(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ کو بچوں سے بہت ---------- تھا۔

(ہ) وقت کی ------------ کرو۔

سوال نمبر 3: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) محترمہ فاطمہ جناحؒ کو مادرِ ملّت کا -------- دیا گیا۔

(i) لقب (ii) خطاب (iii) اعزاز (iv) تخلّص

(ب) وہ قائداعظمؒ کے ساتھ -------- لندن میں رہیں۔

(i) پانچ سال (ii) سات سال نو سال (iv) گیارہ سال

(ج) محترمہ فاطمہ جناحؒ -------- میں پیدا ہوئیں۔

(i) لاہور (ii) بمبئی (iii) لکھنو (iv) کراچی

(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ کا کراچی میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انتقال ہوا۔

(i) 6 جولائی 1967ء کو (ii) 9 جولائی 1967ء کو

(iii) 12 جولائی 1967ء کو (iv) 15 جولائی 1967ء کو

سوال نمبر 4: دیے گئے اَلفاظ کو اپنے جُملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جُملے
تعلیم	
آزادی	
بھلائی	
قوم	
سرمایہ	

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کر کے لکھیے:

اَلفاظ	معانی	اَلفاظ	معانی
قیام		عزیز	
ابتدائی		اطاعت	
بھلائی		شِعار	

سوال نمبر 6: دی گئی مثال کے مطابق نئے الفاظ بنائیے جیسے: ذکر سے ذاکر

شُکر	شعر	فخر	نظر

سوال نمبر 7: بچّے سوچ کر بتائیں کہ دونوں بہن بھائی نے ایک دوسرے کا کیسے ساتھ دیا؟

قائدِاعظمؒ اور محترمہ فاطمہ جناحؒ نے قدم قدم پر ....

سرگرمیاں

- بچّے مادرِ ملّت فاطمہ جناحؒ کی شخصیت کی پانچ خوبیاں اپنی کاپی میں لکھیں۔
- محترمہ فاطمہ جناحؒ کی تصاویر جمع کیجیے اور انھیں اپنی کاپی میں لگائیے۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو بتایئے کہ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو مادرِ ملّت کا خطاب کیوں دیا گیا؟
- بچوں کو محترمہ فاطمہ جناحؒ اور قائدِاعظمؒ کی زندگی کے کچھ واقعات سنایئے۔
- بچوں کو لغت سے الفاظ کے معنی تلاش کرنے کا طریقہ بتایئے۔

لاہور کی بادشاہی مسجد

تدریسی مقاصد: ☆بچّوں کو پاکستان کے تہذیبی وَرثے کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔☆ بچّوں میں تاریخ کے مطالعے کا ذوق پیدا کرنا۔ ☆ مغلیہ فنِ تعمیر کے اس شاہکار کے حوالے سے بچّوں کو آگاہی فراہم کرنا۔

لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں بہت سی تاریخی عمارتیں موجود ہیں۔اِنھی تاریخی عمارتوں میں ایک بادشاہی مَسجِد ہے جو اعلیٰ مقام اور شُہرت رکھتی ہے۔ یہ مسجد مغل فنِ تعمیر کا نہایت حسین شاہکار ہے۔اس مَسجِد کی تعمیر بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے کروائی تھی، جو تقریباً 1673ء میں مکمل ہوئی۔مَسجِد کی تعمیر کے لیے دور دراز علاقوں سے نہایت عُمدہ پتھر منگوایا گیا۔ برِصغیر کے بہترین کاری گروں نے اس کی تعمیر میں اپنے فن کے جوہر دکھائے۔

بادشاہی مَسجِد لاہور شہر میں وَاقع ہے ۔ راوی کے پُل سے لاہور میں داخل ہونے والوں کو مَسجِد کے مینار دُور سے دِکھائی دیتے ہیں، جو دیکھنے والوں کو اپنی عظمت کا اِحساس دلاتے ہیں۔مینارِ پاکستان بھی اس مَسجِد کے بالکل قریب واقع ہے۔مَسجِد کے برآمدے کی کھڑکیوں سے ہم اس کا نظّارہ کر سکتے ہیں۔بادشاہی مَسجِد کے مرکزی دروازے کے سامنے تاریخی شاہی قلعہ موجود ہے۔ بادشاہی مَسجِد اور شاہی قلعہ کے درمیان ایک باغ ہے، جسے ’’حضوری باغ‘‘ کہتے ہیں۔مَسجِد کے ایک جانب ہمارے قومی شاعر ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کا مزار ہے۔

مَسجِد کی عمارت میں زیادہ تر سُرخ رنگ کا پتھر استعمال کیا گیا ہے۔اس کی اندرونی دیواروں اور محرابوں پر مختلف قُرآنی آیات درج کی گئی ہیں۔ یہاں قیمتی رنگین پتھروں سے مختلف نقش و نِگار بھی بنائے گئے ہیں، جو بے حد خُوش نُما

ہیں۔عمارت کی تعمیر میں ایک خاص تناسب مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔اس کا صحّن بہت کُشادہ ہے۔جس میں ایک لاکھ سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔اس کے برآمدے بہت طویل اور ہَوادار ہیں۔ان کے اندرونی حِصّوں کی بناوٹ ایسی ہے کہ مؤذن کی آواز بغیر لاؤڈ سپیکر کے بآسانی مسجد کے ہر حصّے میں سنائی دیتی ہے۔مَسجِد کے صحّن میں وضو کے لیے ایک حوض بنایا گیا ہے۔جس کے اِردگرد لگا سفید پتھر، انتہائی گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے۔یہاں صاف اور تازہ پانی ہر وقت دَستیاب رہتا ہے۔مَسجِد کے ایک مخصوص حصّے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَنسُوب مُتبرّک اشیا نہایت عقیدت و احترام سے رکھی گئی ہیں۔اس مسجد میں سنہری حروف سے مزین قُرآنِ مجید بھی لوگوں کی توجّہ کا خاص مرکز ہے۔

مسجد کا صدر دروازہ اور چاروں میناروں کی اُونچائی، اس کی وسعت کے عین مطابق ہے۔کوئی بھی ماہرِ تعمیر آج تک اس عمارت میں کسی قسم کا فنّی یا تعمیری نقص نہیں نکال سکا۔بادشاہی مَسجِد کا شمار دُنیا کی بہترین تاریخی عمارتوں میں ہوتا ہے۔اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسکو نے اسے عالمی ورثہ قرار دیا ہے۔دور دراز مُلکوں سے لوگ خاص طور پر یہ مَسجِد دیکھنے آتے ہیں۔دیکھنے والے اس کی خوب صورتی سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔نمازوں کے اوقات میں ہزاروں نمازی جمع ہو کر یہاں اپنے رَب کی عبادت کرتے ہیں۔ایک امام کے پیچھے نمازیوں کا یہ اجتماع ایک روح پرور نظارہ پیش کرتا ہے۔بادشاہی مَسجِد کو دیکھنے والا کوئی شخص اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔کئی سو سال گزرنے کے بعد آج بھی اس کی شان و شوکت اُسی طرح برقرار ہے۔

خاص الفاظ تاریخی ، شاہکار ، جوہر ، وسط ، مرکزی ، محرابوں ، نَقش و نِگار ، مُتبرّک ، مَنسُوب ، جانب

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) بادشاہی مَسجِد کس مغل بادشاہ نے تعمیر کروائی؟

(ب) بادشاہی مَسجِد کے نزدیک واقع کوئی سی دو مشہور تاریخی عمارتوں کے نام تحریر کیجیے؟

(ج) بادشاہی مَسجِد اور شاہی قلعہ کے درمیان موجود باغ کا کیا نام ہے؟

(د) بادشاہی مَسجِد کی اندرونی دیواریں کس طرح کی ہیں؟

(ہ) مَسجِد کے صحّن میں وضو کے لیے بنائے گئے تالاب میں کیا خاص بات ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست لفظ منتخب کر کے خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) بادشاہی مَسجِد لاہور شہر کے ـــــــــــــــــــــ میں واقع ہے۔

(ب) مَسجِد کی عمارت میں زیادہ تر ـــــــــــــــــــــ کا پتھر استعمال کیا گیا ہے۔

(ج) اس کا صحّن بہت کُشادہ ہے، جس میں ـــــــــــــــــــــ سے زائد نمازیوں کی گُنجائش ہے۔

(د) بادشاہی مَسجِد کا شمار دُنیا کی بہترین ـــــــــــــــــــــ میں ہوتا ہے۔

(ہ) سُنہری حروف سے مزین ـــــــــ لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز ہے۔

سوال نمبر 3: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

(الف) بادشاہی مَسجِد بادشاہ نے تعمیر کروائی:

(i) بہادر شاہ ظفر (ii) شاہ جہاں (iii) اَورنگ زیب عالمگیر (iv) اکبر

(ب) بادشاہی مَسجِد شہر میں واقع ہے:

(i) لاہور (ii) کراچی (iii) اِسلام آباد (iv) پشاور

(ج) مسجد کی عمارت میں زیادہ تر پتھر استعمال ہوا ہے:

(i) زرد رنگ کا (ii) سبز رنگ کا (iii) کالے رنگ کا (iv) سرخ رنگ کا

(ہ) اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسکو نے بادشاہی مسجد کو قرار دیا ہے:

(i) قومی ورثہ (ii) عالمی ورثہ (iii) علاقائی ورثہ (iv) شہری ورثہ

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کے معنی لُغت سے تلاش کیجیے:

اَلفاظ	معنی
وَسط	
حوض	
خوش نُما	

اَلفاظ	معنی
دَستیاب	
مَنسُوب	
نقص	

سوال نمبر 5: قواعد اور زبان شناسی کے اُصولوں کی روشنی میں غلط فقرات کو دُرست کر کے لکھیے:

(i) دراصل میں وہ سچا ہے۔ ----------------

(ii) آبِ زمزم کا پانی متبرک ہے۔ ----------------

(iii) کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت اونچا ہے۔ ----------------

(iv) وہ ہر دن سیر کو جاتا ہے۔ ----------------

(v) یہ دہی بہت کھٹی ہے۔ ----------------

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ پر اِعراب لگائیے:

شہرت — حوض — اجتماع — روح پرور — مخصوص

سرگرمیاں

- بچّے پاکستان کی کسی ایک مشہور تاریخی عمارت کی سیر کرنے کے بعد اس کا حال اپنی کاپیوں میں خوش خط لکھ کر اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔
- مشہور تاریخی مقامات کی تصویریں جمع کر کے انھیں ایک چارٹ پر چسپاں کیجیے اور اپنی جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔

برائے اساتذہ

- پاکستان میں موجود تاریخی عمارتیں، جو عالمی ورثہ قرار دی گئی ہیں، بچوں کو ان کے متعلق معلومات فراہم کیجیے۔
- بچّوں کو مُغل فنِ تعمیر سے رُوشناس کرائیے۔

دیکھو ناچ رہا ہے مور

تدریسی مقاصد: ☆ طلبہ کو ایک فطری منظر سے روشناس کرانا۔ ☆ موسم اور ماحول کی خوب صورتی سے آگاہ کرنا۔

ساون بھادوں کی رُت آئی — دھرتی پر ہریالی چھائی
باغوں نے خوش ہو کر پہنے — پھولوں اور پھلوں کے گہنے

کونپل پھوٹی، کلیاں مہکیں — کوئل کُوکی، چڑیاں چہکیں
سرد ہوا کے جھونکے آئے — پیڑوں نے طنبور بجائے

چھائی کالی گھٹا گھنگھور — دیکھو ناچ رہا ہے مور
واہ! چنور کیا خوب بنایا — گلشن میں گُل زار کھلایا

اس کے پر ہیں کیا چمکیلے — پھول ہوں جیسے رنگ رنگیلے
آم کے نیچے مست کھڑا ہے — اِک اِک پَر میں باغ لگا ہے

دیکھنا ہم کو دیکھ نہ پائے — ناچنا چھوڑ کے بھاگ نہ جائے
بھائی! اب نہ مچاؤ شور — دیکھو ناچ رہا ہے مور

(محمد حفیظ جالندھری)

خاص الفاظ: رت ، ہریالی ، گہنے ، کونپل ، دھرتی ، جھونکے ، طنبور ، گل زار ، چنور

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھیے:

(الف) اس نظم کے شاعر کا پورا نام لکھیے۔

(ب) ساون بھادوں کی رُت کسے کہتے ہیں؟

(ج) پھولوں اور پھلوں کے گہنے کس نے پہن رکھے ہیں؟

(د) آم کے درخت کے نیچے کون مَست کھڑا ہے؟

(ہ) شاعر آخری شعر میں کس سے مخاطب ہے؟

سوال نمبر 2: مصرعے مکمل کیجیے:

(i) دھرتی پر ---------- چھائی۔

(ii) کوئل کُوکی، چڑیاں ----------

(iii) دیکھو ناچ رہا ہے ----------

(iv) گلشن میں ---------- کھلایا

(v) دیکھا ہم کو ---------- نہ پائے۔

سوال نمبر 3: واحد الفاظ کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے:

واحد	جمع
رُت	
کونپل	
پیڑ	

جمع	واحد
گہنے	
کلیاں	
چڑیاں	

سوال نمبر 4: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) باغ میں ناچا۔	چکور / مور
(ب) ساون بھادوں کی رُت ہے۔	برسات / بہار

(ج) کوئل کرتی ہے۔	چوں چوں / کو کو
(د) پھولوں اور پھلوں کے گہنے پہنے۔	صحراؤں نے / باغوں نے
(ہ) مور کے پَر ہوتے ہیں۔	بے رنگ / رنگ برنگے

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے مترادف (ہم معنی) الفاظ لکھیے:

الفاظ	مترادف الفاظ	الفاظ	مترادف الفاظ
رُت	موسم	ہریالی	
پیڑ		گلشن	
کالی		خوب	

سوال نمبر 6: درج ذیل الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کر کے لکھیے:

گہنے، طنبور، چنور، گل زار، رنگ رنگیلے

سوال نمبر 7: ''دیکھو ناچ رہا ہے مور'' یہ مصرع زمانہ ماضی، حال اور مستقبل میں سے کس زمانے کی نشان دہی کر رہا ہے؟

سرگرمیاں

- اس نظم میں مور کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، انہیں نثری جملوں میں لکھیے۔
- چڑیا گھر کی سیر کیجیے اور خوبصورت پرندوں کے نام لکھیے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ سے نظم سنیے اور تلفّظ کی درستی کیجیے۔
- طلبہ کو مور اور دیگر خوب صورت پرندوں کے بارے میں بتائیے۔

میجر طفیل محمد شہید

تدریسی مقاصد: ☆ پاک وطن پر جان نثار کرنے والے عظیم سپاہیوں کے کارناموں سے بچوں کو متعارف کروانا۔
☆ بچوں میں پاک وطن سے محبت کا جذبہ مستحکم کرنا۔ ☆ بچوں میں پاک وطن کی حفاظت اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا۔

پاکستان کی عسکری تاریخ اپنے فوجیوں کی شجاعت اور بہادری کی لاتعداد اور بے مثال داستانوں سے بھری پڑی ہے۔ شجاعت اور بہادری کی ایسی ہی داستانوں میں، ایک داستان نشانِ حیدر پانے والے میجر طفیل محمد شہید کی بھی ہے، جس کی غیرت نے ارضِ پاک کا ایک انچ علاقہ بھی دشمن کے قبضے میں دیکھنا گوارا نہ کیا اور جب تک دشمن سے اپنا کھویا ہوا علاقہ نہ چھڑا لیا، چین سے نہ بیٹھے۔ پاک فوج کے اس مجاہد نے وطنِ عزیز کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا بے لوث نذرانہ پیش کرتے ہوئے وطن کے دفاع کا اہم فریضہ انجام دیا۔

میجر محمد طفیل 1914ء میں، مشرقی پنجاب کے علاقے ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ 1943ء میں فوج سے وابستہ ہوئے۔ وہ مضبوط اعصاب اور پختہ ارادوں کے مالک انسان تھے۔

1958ء میں بھارت نے رات کے اندھیرے میں سابقہ مشرقی پاکستان کے ایک گاؤں لکشمی پور پر قبضہ کر لیا۔ پاک فوج نے دشمن کے قبضے سے اپنا علاقہ آزاد کروانے کے لیے میجر طفیل محمد کا انتخاب کیا۔ میجر طفیل محمد اس وقت سولھویں پنجاب رجمنٹ کی بٹالین کے کمپنی کمانڈر تھے۔ 7 اگست 1958ء کو میجر طفیل محمد اپنے جوانوں کے ساتھ لکشمی پور کے محاذ پر پہنچے۔

صورت حال کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ دشمن کی بھاری فوج نے ایک اونچے ٹیلے پر قبضہ کر رکھا تھا۔ دشمن کی فوج نے وہاں مورچے بنا رکھے تھے، مشین گنیں اور مارٹر گنیں نصب کی ہوئی تھیں۔ میجر محمد طفیل نے بھانپ لیا کہ ہماری فوج کی تعداد، دشمن کے مقابلے میں کم تھی۔ اس کے علاوہ بلند ٹیلے پر قابض ہونے کے باعث، دشمن کی پوزیشن بھی بہتر تھی۔

میجر طفیل محمد نے دشمن کے ہزاروں فوجیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے 75 بہترین جوانوں کا انتخاب کیا اور ان کو تین دستوں میں تقسیم کر دیا۔ انھوں نے اپنے ماتحت محمد اعظم کو اپنا نائب مقرر کیا اور دو دستے ان کی نگرانی میں دیے جنھوں نے دو

اطراف سے حملہ کرنا تھا۔ تیسرا دستہ میجر طفیل محمد کی قیادت میں تھا جس نے لمبا چکر کاٹ کر ٹیلے کے پیچھے سے حملہ کرنا تھا۔

حملے کے لیے صبح چار بجے کا وقت مقرر ہوا۔ اس سے پہلے، رات کے اندھیرے میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت دشمن کی طرف بڑھے۔ پچیس جوانوں کے اس دستے کی کمان سنبھالے ہوئے، میجر طفیل محمد دشمن کے مورچے کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ دشمن کو جب اندازہ ہوا کہ حملہ ہونے والا ہے تو اس نے اندھادھند مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

پاک فوج کے سپاہیوں کی طرف سے ''اللہ اکبر'' کی آواز بلند ہوئی اور معرکے کا آغاز ہو گیا۔ میجر طفیل محمد سب سے آگے تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے دشمن کی ایک مشین گن چوکی پر دستی بم پھینکا اور اسے ہمیشہ کے لیے خاموش کرا دیا۔ اپنی تباہی کا یہ منظر دیکھ کر، دشمن کے ایک فوجی نے دوسری مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ میجر طفیل محمد اس کی زد میں آ گئے اور تین گولیاں ان کے پیٹ میں لگیں۔ اس کے باوجود انھوں نے یہ ہرگز محسوس نہ ہونے دیا کہ وہ شدید زخمی ہیں۔ ''نعرۂ تکبیر'' کی صدا کے ساتھ انہوں نے اپنے جوانوں کا جوش و جذبہ بڑھایا اور دوسرا دستی بم پھینک کر دشمن کی ایک اور چوکی تباہ کر دی۔ دشمن نے بھی جوابی حملہ کیا جس کے نتیجے میں اُن کے نائب محمد اعظم شہید ہو گئے۔

اب میجر طفیل محمد، تمام جوانوں کے تنہا سالار تھے۔ وہ مسلسل اپنے جوانوں کو ہدایت دیتے رہے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ انھوں نے انتہائی بہادری سے فائرنگ جاری رکھی۔ یہاں تک کہ پاک فوج نے اپنا گاؤں دشمن کے قبضے سے چھڑا لیا۔ بھارتی فوج پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئی۔

میجر طفیل محمد زخموں سے چور ہونے کے باوجود اٹھے اور اپنے زخمی جوانوں کی دیکھ بھال کرنے لگے۔ زخموں سے بہت سا خون بہہ چکا تھا مگر اس مجاہد کا حوصلہ ابھی جواں تھا۔ پاک فوج کے اعلیٰ افسران کی آمد پر میجر طفیل محمد اٹھے، انھیں سیلوٹ کیا اور کہا:

''جناب! میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں، دشمن بھاگ چکا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ گر گئے اور ہسپتال پہنچ کر شہید ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے اس بات پر شدید حیرت کا اظہار کیا کہ وہ پیٹ میں تین گولیاں لگنے کے باوجود نہ صرف پانچ گھنٹے زندہ رہے بلکہ لڑتے بھی رہے۔ بہادری اور جان نثاری کے اس عظیم کارنامے پر انھیں ''نشانِ حیدر'' سے نوازا گیا، جو پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ اس عظیم جان باز سپاہی کی یاد، آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہے۔

خاص الفاظ نذرانہ، عسکری، اَعصاب، شجاعت، بھانپ، قیادت، معرکہ، تعینات، مورچے، نَصب، پَسپا

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) میجر طفیل محمد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) بھارتی فوجیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے میجر طفیل محمد نے کتنے جوانوں کا انتخاب کیا؟

(ج) دشمن پر حملے کے لیے میجر طفیل محمد نے کیا حکمت عملی تیار کی؟

(د) پاک فوج کے اعلیٰ افسران کی آمد پر میجر طفیل محمد نے کیا کہا؟

(ہ) ڈاکٹروں نے کس بات پر حیرت کا اظہار کیا؟

(و) میجر طفیل محمد کو کون سا اِعزاز ملا؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

(الف) میجر طفیل محمد، فوج سے وابستہ ہوئے:

(i) 1942ء میں (ii) 1943ء میں (iii) 1945ء میں (iv) 1941ء میں

(ب) میجر طفیل محمد کو کس محاذ پر تعینات کیا گیا:

(i) لکشمی پور (ii) برکی (iii) چونڈہ (iv) ہڈیارہ

(ج) میجر طفیل محمد کو تین گولیاں لگیں:

(i) سینے میں (ii) ٹانگ میں (iii) پیٹ میں (iv) بازو میں

(د) دشمن کی فوج نے قبضہ کر رکھا تھا:

(i) میدان پر (ii) نہر پر (iii) دریا پر (iv) ٹیلے پر

(ہ) میجر طفیل محمد نے دشمن کی چوکی پر پھینکا:

(i) توپ کا گولہ (ii) دستی بم (iii) میزائل (iv) ٹینک کا گولہ

(و) میجر طفیل محمد، گولیاں لگنے کے بعد زندہ رہے:

(i) دو گھنٹے (ii) تین گھنٹے (iii) پانچ گھنٹے (iv) چار گھنٹے

سوال نمبر 3: نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
بے مثال	
جُرات مند	
نگرانی	
حوصلہ بڑھانا	
جان نِثاری	

سوال نمبر 4: غلط جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیے:

(i) اس نے وطن عزیز کی حفاظت کی۔

(ii) علاقہ آزاد کروالی۔

(iii) اونچی ٹیلے پر فوج موجود تھی۔

(iv) فوجی کو اعزاز ملی۔

(v) شہادت کی درجہ حاصل کیا۔

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کیجیے۔

اَلفاظ	مُتضاد	اَلفاظ	مُتضاد
بہادر		نزدیک	
اندھیرا		بڑھانا	
بلند		پختہ	

سوال نمبر 6: کہانی لکھنا: کوئی قصہ یا واقعہ بیان کرنا، کہانی کہلاتا ہے۔ یہ واقعہ حقیقی بھی ہوسکتا ہے اور فرضی بھی۔ کہانی میں واقعہ ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے۔ کہانی ایک یا ایک سے زائد کرداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر کہانی کا عنوان اس کے موضوع کے مطابق ہوتا ہے۔ کہانی کے آغاز میں تجسس اور اختتام میں کوئی نتیجہ پایا جاتا ہے۔

درج ذیل عنوانات میں سے اپنی پسند کے کسی ایک عنوان پر کہانی تحریر کیجیے:

(i) ''سچ کی جیت۔''

(ii) ''محنت میں عظمت ہے۔''

(iii) ''اتفاق میں برکت ہے۔''

سوال نمبر 7: بچّے سوچ کر بتائیں کہ یہ واقعہ پڑھنے کے بعد وہ کیا محسوس کر رہے ہیں؟

میں سوچ رہا/رہی ہوں کہ ____________________

____

____

____

سرگرمیاں

- بچے اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے ''نشانِ حیدر'' پانے والے شہیدوں کے نام یاد کریں۔
- اپنے قومی ہیروز کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو نشانِ حیدر کا مفہوم بتائیے۔
- نشانِ حیدر حاصل کرنے والے دیگر شہیدوں کے کارناموں سے بچوں کو رُوشناس کروائیے۔
- پاک وطن کے دفاع کے لیے شہید ہونے والوں کی عظمت سے بچوں کو آگاہ کیجیے۔

بھائی کے نام خط

تدریسی مقاصد: ☆ بچّوں کوکمپیوٹر کی اہمیّت سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچّوں کوانٹرنیٹ اور ای میل کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔ ☆ بچّوں کوخط لکھنے کا طریقہ بتانا۔ ☆ بچّوں کو خط لکھنے کی ترغیب دینا۔

لاہور

25 اکتوبر 2015ء

پیارے بھائی محمد علی!

اَلسّلامُ علیکم! آپ کا خط ملا۔گھر کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ میں بھی یہاں ہاسٹل میں خیریت سے ہوں۔ یہاں میں اکیلا نہیں، میری طرح بہت سے بچے ہاسٹل میں رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ سے دُوری کا احساس شِدّت سے ہوتا ہے۔ میں آپ کے اس خط کا جواب ای میل کے ذریعے دینا چاہتا تھا لیکن پھر دل میں خیال آیا کہ آپ نے خط لکھا ہے تو میں بھی آپ کو خط لکھوں۔

آپ نے اپنے خط میں مجھ سے سکول کی کمپیوٹر لیب کے بارے میں دریافت کیا ہے کہ کیسی ہے، اور مَیں اس سے کتنا فائدہ اٹھاتا ہوں۔

پیارے بھائی! ہمارے سکول کی کمپیوٹر لیب میں بہت سے کمپیوٹر موجود ہیں۔ ہر بچّہ کمپیوٹر ٹیچر کی راہ نُمائی میں ہر روز تقریباً ایک گھنٹہ کمپیوٹر استعمال کرتا ہے۔ میں جب گھر میں تھا، تب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تھا لیکن اس کی اصل افادیت مجھ پر اب ظاہر ہوئی ہے۔ ہماری لیب میں انٹرنیٹ کی سہولت بھی ہے۔ انٹرنیٹ کو کمپیوٹر کی روح کہا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کے بغیر کمپیوٹر محدود پیمانے پر کام کرتا ہے لیکن انٹرنیٹ کی سہولت ہو تو اس کے ذریعے آپ ہزاروں کلو میٹر دور بیٹھے اپنے کسی بھی دوست کو ای میل کر سکتے ہیں۔ ای میل کے ذریعے ہم مختصر پیغامات، مضامین اور تصاویر چند سیکنڈ میں بیٹھے بٹھائے اپنے دوستوں کو بھیج سکتے ہیں۔ اب کمپیوٹر کا کام موبائل فونز سے بھی لیا جانے لگا ہے۔ میں نے بھی اپنا ای میل اکاؤنٹ بنا لیا ہے

اوراس کے ذریعے مجھے بھی ای میل بھیجی جاسکتی ہے۔

کل ہی میرے کمپیوٹر کے ٹیچر نے بتایا کہ کمپیوٹر کے تمام حصّوں کے الگ الگ نام ہیں۔ اِس کی سکرین کو مانیٹر کہا جاتا ہے۔ ہم کمپیوٹر پر جو کام کرتے ہیں، وہ مانیٹر پر دکھائی دیتا ہے۔ کمپیوٹر پر کام کرنے کے لیے کی بورڈ اور ماؤس کی ضرورت پڑتی ہے۔ کی بورڈ پر مختلف بٹن ہوتے ہیں جن کی مدد سے ہم کمپیوٹر سے طرح طرح کے کام لے سکتے ہیں۔ ماؤس کسی آپشن کو کلک کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کا ایک حِصّہ سی پی یو کہلاتا ہے۔ یہ سنٹرل پروسیسنگ یونٹ (Central Processing Unit) کا مُخفّف ہے۔ سی پی یو کو کمپیوٹر کا دماغ کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ کمپیوٹر کو کنٹرول کرتا ہے۔ کمپیوٹر میں ہم بہت سی کتابیں محفوظ کر سکتے ہیں۔ ضرورت کے وقت ہم کسی بھی کتاب کا کوئی بھی صفحہ کھول کر پڑھ سکتے ہیں بلکہ پرنٹر کے ذریعے اس کا پرنٹ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ میرا یہ خط آپ کو دو تین دن میں مل جائے گا۔ ملنے پر مجھے ای میل کے ذریعے اِطلاّع دے دیجیے گا۔
میرا ای میل ایڈریس ahsan14@gmail.com ہے۔ مجھے آپ کی ای میل کا شدّت سے انتظار رہے گا۔

آپ کا بھائی
اَحسن

خاص الفاظ: خَیرِیت، راہ نُمائی، تقریباً، احتیاطاً، اِفادیت، مَحدود، مضامین، مُخَفَّف

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(الف) احسن کِس شہر میں رہتا ہے؟

(ب) کمپیوٹر لیب میں کتنے کمپیوٹر ہیں؟

(ج) کمپیوٹر کی سکرین کو کیا کہتے ہیں؟

(د) کمپیوٹر کا دماغ کِسے کہا جاتا ہے؟

(ہ) احسن نے خط کِس کے نام لکھا؟

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) میں یہاں ------------ میں خیریت سے ہوں۔

(ب) ہر بچّہ ایک ------------ کمپیوٹر استعمال کرتا ہے۔

(ج) لیب میں ------------ کی سہولت بھی ہے۔

(د) انٹرنیٹ کو کمپیوٹر کی ----------- کہا جا سکتا ہے۔

(ہ) ای میل کے ذریعے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ ------ چند سیکنڈ میں بھیج سکتے ہیں۔

سوال نمبر 3: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) انٹرنیٹ کو کمپیوٹر کی ------- کہا جا سکتا ہے:

(i) رُوح (ii) تصویر (iii) زبان (iv) آنکھ

(ب) سی پی یو کمپیوٹر کو ------- کرتا ہے:

(i) ٹھیک (ii) استعمال (iii) خراب (iv) کنٹرول

(ج) پرنٹر کے ذریعے ہم ------ حاصل کرتے ہیں:

(i) تصویر (ii) پرنٹ (iii) کتاب (iv) کاغذ

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جُملے	الفاظ
	حالات
	اکیلا
	فائدہ
	حُکم
	صفحہ

سوال نمبر 5: اس سبق میں دو الفاظ تقریباً اور احتیاطاً تنوین (یعنی دو زبر) کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں آپ درج ذیل الفاظ میں تنوین استعمال کیجیے اور نئے الفاظ بنائیے:

عادَت ---------- فِطرت ----------

شرع ---------- غالب ----------

سوال نمبر 6: وہ الفاظ جو کسی کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال ہوں "حروفِ ندا" کہلاتے ہیں۔

مثلاً: لوگو! مسلمانو! ارے بھائی! دوستو! بچّو!

ان حروف کے سامنے لگائی گئی علامت (!) کو ندائیہ کہتے ہیں۔ آپ درج ذیل جملوں میں حروفِ ندا کے سامنے ندائیہ کی علامت (!) لگائیے:

(الف) دوستو آؤ سیر کو چلیں۔

(ب) بچّو بھاگو بارش آ گئی۔

(ج) ارے بھائی میری بات سنو۔

(د) لوگو میری بات سنو۔

(ہ) مسلمانو ایک ہو جاؤ۔

سوال نمبر 7: ایسا کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو "فعل" کہلاتا ہے، جب کہ کام کرنے والا "فاعل" کہلاتا ہے اور جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو "مفعول" کہلاتا ہے مثلاً:

احسن نے خط لکھا۔ اس مثال میں، "احسن" فاعل ہے "لکھا" فعل ہے اور "خط" مفعول ہے۔

دی گئی مثال کے مطابق فعل، فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے:

جُملے	فاعل	فعل	مفعول
اَرفع نے سیب کھایا۔			
احمد نے کتاب خریدی۔			
طلحہ نے اخبار پڑھا۔			
طلال نے دُودھ پیا۔			
شمائلہ نے جُوتے خریدے۔			

سوال نمبر 8: حروفِ عطف (و، اور) وہ حروف ہیں جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملائیں "و"، "اور" مثلاً دل و دماغ، کی بورڈ اور ماؤس۔ "واؤ" کے استعمال سے دی گئی مثال کے مطابق مرکب الفاظ بنائیے:

مفرد الفاظ	مرکب الفاظ
شام، سحر	شام وسحر
گُل، بلبل	
ملک، قوم	
شمس، قمر	
گُل، خار	
اچھا، برا	

خط لکھنے کا طریقہ

سب سے پہلے صفحے کے انتہائی دائیں طرف مقام اور اس کے نیچے تاریخ لکھیے۔

نئی سطر میں مکتوب الیہ کو مناسب انداز میں مخاطب کیجیے اور السّلام علیکم لکھیے۔

اس کے بعد خط کا مضمون لکھیے۔

آخر میں صفحے کے انتہائی بائیں طرف اپنا نام لکھیے۔

مثال کے طور آپ اپنے والد صاحب کے نام خط لکھتے ہیں تو یوں لکھیں گے:

امتحانی مرکز

23 اکتوبر 2016ء

محترم والد صاحب!

اَلسّلامُ علیکم!

آپ کا بیٹا

محمد اسلم

سوال نمبر 9: دی گئی مثال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گرمی کی تعطیلات ایک ساتھ گزارنے کے لیے دوست کے نام خط لکھیے۔

سرگرمیاں

- اس سبق میں استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ، ہاسٹل، ای میل، کمپیوٹر، لیب، ٹیچر، انٹرنیٹ، موبائل فون، مانیٹر، کی بورڈ، ماؤس، بٹن، آپشن، کلک، سنٹرل پروسیسنگ، یونٹ، کنٹرول، پرنٹر کو اپنے انگریزی کے استاد صاحب سے پوچھ کر اپنی کاپی پر انگریزی میں لکھیے۔
- بچّے کمپیوٹر کے حصّوں کی تصاویر ایک بڑے چارٹ پر بنائیں اور اپنی جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ

- بچّوں کو بتائیں کہ کمپیوٹر آج کل کیوں ضروری ہے؟
- بچّوں کو ڈاک کے پرانے اور موجودہ نظام کے بارے میں بتائیے۔
- بچّوں کو بتائیں کہ وہ اپنی تعلیم کے سلسلے میں کمپیوٹر کس طرح استعمال کر سکتے ہیں؟
- بچّوں کو خط لکھنے کی مشق کرائیے۔

صبح سویرے

تدریسی مقاصد: طلبہ کو فطرت کے رنگارنگ مناظر سے آگاہ کرنا۔ ☆ اُن کے مشاہدے میں اضافہ کرنا۔ ☆ فطری مناظر کے حسن اور خوب صورتی سے آگاہی دینا۔

صبح سویرے، نور کے تڑکے
مل کر چھوٹے چھوٹے لڑکے
سیر کی خاطر گھر سے نکلے
اپنے گاؤں سے باہر جا کر
دیکھا ایک سہانا منظر
ٹھنڈی ہوا میں نیلا اَمبر
سبزہ اور ہریالی دیکھی
پتے دیکھے ڈالی دیکھی
کھیتوں میں اک نالی دیکھی
اوس کے ہر جا موتی بکھرے
اوس سے دُھل کر پتے نکھرے
نازک نازک نرم اور پتلے
کھیتی دیکھی باڑی دیکھی
ہل دیکھے اور گاڑی دیکھی
باغ میں جا پھلواڑی دیکھی
مشرق میں اک نور سا چمکا
سونے کا فٹ بال سا اُچھلا
بچے پکارے آہا، آہا
سورج نکلا سورج نکلا
لوٹ چلو اب گھر کو بھیّا!
سب کو ہے اسکول میں جانا

(وقارانبالوی)

خاص الفاظ: سُہانا ، منظر ، اَمبر ، موتی ، کھیتی ، پُھلواڑی ، مَشرق

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے:

(الف) ”نور کے تڑکے“ سے کیا مراد ہے؟

(ب) لڑکے کس لیے گھر سے نکلے؟

(ج) شاعر نے اوس کے قطروں کو کیا کہا ہے؟

(د) لڑکوں نے باغ میں جا کر کیا دیکھا؟

(ہ) اس نظم کا ہر بند تین مصرعوں کا ہے۔ بتائیے نظم کے کل کتنے بند ہیں؟

سوال نمبر 2: موزوں الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کیجیے۔

(الف) صبح سویرے ---------- کے تڑکے

(ب) دیکھا ایک ---------- منظر

(ج) پتے دیکھے ڈالی ----------

(د) ہل دیکھے اور ---------- دیکھی

(ہ) سب کو ہے ---------- میں جانا

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

جملے	اَلفاظ
	اَمبر
	پتے
	نازک
	ہَل
	سبزہ

سوال نمبر5: بعض الفاظ میں اعراب (زبر، زیر، پیش، تشدید) بدلنے سے لفظوں کے معنی بھی بدل جاتے ہیں جیسے ''دِکھانا'' اور ''دُکھانا'' کا مطلب ہے ''ظاہر کرنا'' اور ''دُکھانا'' کا مطلب ہے تکلیف دینا۔ اسی طرح درج ذیل لفظوں کے معنی بتائیے۔

اَلفاظ	معنی	اَلفاظ	معنی
پتّا		پتا	
پَتلا		پُتلا	
لَوٹنا		لُوٹنا	
دَم		دُم	

سوال نمبر6: اس نظم میں بتایا گیا ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ بتائیے سورج غروب کس سمت میں ہوتا ہے۔

جو کام گزرے ہوئے زمانے میں کیا گیا ہو، اسکا تعلق زمانہ ماضی سے ہوتا ہے۔

مثلاً: لڑکے گھر سے نکلے تھے۔

جو کام موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہو، اس کا تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے۔

مثلاً: سورج مشرق سے نکلتا ہے یا نکل رہا ہے۔

سوال نمبر7: مندرجہ ذیل زمانہ ماضی کے جملوں کو زمانہ حال میں تبدیل کیجیے۔

(i) میں نے ایک سہانا منظر دیکھا تھا۔	
(ii) ہم نے سبزہ اور ہریالی دیکھی تھی۔	
(iii) اوس کے قطرے گر رہے تھے۔	
(iv) میں سیر کے لیے باغ میں گیا تھا۔	
(v) ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔	

سوال نمبر (8) بچے سوچ کر بتائیں کہ وہ صبح سویرے اُٹھ کر کیا کرتے ہیں؟

سرگرمیاں

- اس نظم میں ہمارے ماحول کی جن خوبصورت چیزوں کا ذکر آیا ہے۔انہیں حروف تہجی کے اعتبار سے لکھیے۔ پہلے ''الف'' سے شروع ہونے والے الفاظ پھر''ب'' سے اور پھر اسی ترتیب کے ساتھ اگلے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ۔ جیسے الف سے اَمبر، ب سے باغ، پ سے پتے۔۔۔۔۔۔۔
- اپنی کاپی میں تصویر بنا کر چاروں سمتوں کے نام لکھیے۔

برائے اساتذہ

- بچّوں کو سے صحیح تلفّظ کے ساتھ نظم خوانی کرائیے۔
- بچّوں سے صبح کی سیر کے موضوع پر مختصر سا مضمون لکھوائیے اور پھر اس کی اصلاح کیجیے۔

میرا گاؤں میرا گھر

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کو گاؤں کی تہذیب وثقافت اور معاشرت سے آگاہ کرنا۔☆گاؤں کے اہم پیشے،کھیتی باڑی سے متعارف کرانا۔ ☆ گاؤں کی خالص زندگی اور محنتی لوگوں کی مثالیں پیش کرنا۔

میرا نام احمد ہے۔ میں ایک گاؤں میں رہتا ہوں۔ میرا گاؤں ایک مثالی گاؤں ہے جہاں جدید اور قدیم طرزِ زندگی کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔ میرا گاؤں دیہاتی زندگی کی بھرپور جھلک پیش کرتا ہے۔ میں پانچویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اچھی اور مثالی زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی سیکھ رہا ہوں۔

میرا گھر سکول سے زیادہ دور نہیں ہے۔ گھر میں میرے امّی ، ابّو ، بھائی، دادا، دادی، چچا، چچی سب ایک ساتھ مل کر رہتے ہیں۔ ہم لوگ صبح سویرے اٹھ جاتے ہیں۔ سب مرد حضرات فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد جاتے ہیں۔ تمام خواتین گھر پر نماز ادا کرتی ہیں پھر سب اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ خالص غذا استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے وہ صحّت منداور توانا رہتے ہیں۔ دیہاتی لوگ گھروں میں مرغیاں، بکریاں، گائے اور بھینسیں پالتے ہیں۔ ان پالتو جانوروں سے انھیں گوشت، انڈے اور خالص دودھ حاصل ہوتا ہے۔ گائے اور بھینس کے دودھ سے دہی، مکھن اور گھی بنا لیا جاتا ہے۔ میں ناشتے میں دہی کی لسی بہت شوق سے پیتا ہوں۔

میرے گاؤں کے زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ کسان دن بھر کھیتوں میں ہل چلا کر فصلیں

اگاتے ہیں۔ فصلوں سے ہمیں مختلف اجناس حاصل ہوتی ہیں مثلاً گندم، چاول، کپاس، گنا، مکئی، چنا اور باجرا وغیرہ۔ کھیتوں میں موسمی سبزیاں بھی کاشت کی جاتی ہیں۔ دوسرے کسانوں کی طرح میرے ابّو اور چچا بھی، صبح سویرے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ وہ دونوں، سارا دن خوب محنت کرتے ہیں۔ میرے داداجان کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔'' پہلے وہ بیلوں کے ذریعے کھیتوں میں ہل چلایا کرتے تھے۔ اب انھوں نے ایک ٹریکٹر خرید لیا ہے۔ اس سے وہ کم وقت میں زیادہ رقبے پر ہل چلا لیتے ہیں۔ جب فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے تو کاٹنے اور گاہنے کا کام بھی ٹریکٹر، ہارویسٹر اور تھریشر کے ذریعے انجام دیتے ہیں۔ جب اناج بوریوں میں بھر کر گھر پہنچ جاتا ہے تو سب اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

جب کسان تمام کام کاج سے فارغ ہو جاتے ہیں تو میرے گاؤں میں ایک میلا لگتا ہے جو کہ گاؤں والوں کو خوشی اور تفریح کا موقع فراہم کرتا ہے۔ میلے میں خوب کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی دکانیں سجتی ہیں۔ بچوں کے لیے جھولے لگتے ہیں۔ لڑکیوں کے لیے چوڑیوں اور مہندی کی دُکانیں بھی لگتی ہیں۔ بچّے اور بڑے کھیلوں کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں جن میں کبڈی، کشتی، والی بال، رسہ کشی اور فٹ بال وغیرہ شامل ہیں۔ جیتنے والوں کو انعامات دیے جاتے ہیں۔ پچھلے سال میں نے بھی دس سال سے کم عمر بچوں کی دوڑ میں حصّہ لیا اور پہلا انعام جیتا۔ میرے ابّو میری اس کامیابی پر بہت خوش ہوئے۔ میرے ابّو کہتے ہیں کہ اتنی زیادہ محنت اور کام کے بعد انسان کو تھوڑی بہت تفریح ضرور کرنی چاہیے۔ اس طرح انسان مزید محنت کے قابل ہو جاتا ہے۔

میرے گاؤں میں عید کا تہوار بھی میلے کی طرح ہوتا ہے۔ سب لوگ کھلے میدان میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ سب صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کے گھر میں سویاں، کھیر اور حلوہ بھیجتے ہیں۔ عید کی نماز پڑھنے کے بعد سب ایک دوسرے سے گلے مل کر ''عید مبارک'' کہتے ہیں۔

گاؤں والے ہر موقع پر، ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ گاؤں کے بڑے بزرگ شام کو کھلے میدان میں چارپائیاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ میں بھی کبھی کبھار اپنے داداجان کے ساتھ وہاں جاتا ہوں۔ وہاں گاؤں والے اپنے اپنے مسائل بیان کرتے ہیں۔ میرے داداجان اور گاؤں کے بزرگ، ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے داداجان عمر رسیدہ ہونے کے باوجود صحت مند ہیں۔ جس کی وجہ گاؤں کی عمدہ فضا ہے۔ یہاں آلودگی بہت کم ہے اس لیے گاؤں کے لوگ کم ہی بیمار پڑتے ہیں۔ اگر کسی شخص کی طبیعت خراب ہو جائے تو وہ گاؤں کے مرکزِ صحت سے دوا لے لیتا

ہے۔ طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی صورت میں اسے شہر کے بڑے ہسپتال لے جاتے ہیں۔ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو سب گاؤں والے اس کی تیمار داری اور عیادت کرتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ غم اور خوشی کے موقع پر ایک دوسرے کا بھر پور ساتھ دیتے ہیں۔ گاؤں میں شادی کی تقریب عموماً دن کے وقت ہوتی ہے۔ گھر کے صحن یا گاؤں کے کسی کھلے میدان میں شادی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ شادی سے ایک رات پہلے لڑکیاں اور عورتیں مل کر ڈھولک پر گیت گاتی اور خوب تالیاں بجاتی ہیں۔ مجھے اپنے چچا کی شادی پر بہت لطف آیا تھا۔

میرے گاؤں کے لوگ بہت جفاکش ہیں۔ وہ اپنی زرعی اجناس، ٹریکٹر ٹرالی میں لاد کر فروخت کرنے کے لیے قریبی شہر کی منڈی میں لے جاتے ہیں۔ ان اجناس سے حاصل ہونے والی آمدن ہی کسان کا ذریعہ معاش ہے۔

کھیتوں کو سیراب کرنے والے ٹیوب ویل کا پانی گرمیوں میں بھی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر وہاں نہاتا ہوں۔ آٹے کی چکی کی سریلی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے۔ لہلہاتی فصلیں اور سرسبز و شاداب کھیت میرے گاؤں کی شان ہیں۔ مجھے اپنا گاؤں، اپنے گھر کی طرح لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گاؤں کو ہمیشہ آباد اور خوش حال رکھے۔ ”آمین“

خاص الفاظ: رَقبے، تفریح، تہوار، فضا، وابستہ، تیمار داری، عمر رسیدہ، منڈی، جفاکش، ذریعۂ معاش، سُریلی

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) گاؤں کے لوگ گھر میں کون کون سے جانور پالتے ہیں؟

(ب) احمد کے ابّو اور چچا کھیتوں میں ہل کیسے چلاتے ہیں؟

(ج) گاؤں کے میلے میں کون کون سی تفریحات ہوتی ہیں؟

(د) گاؤں میں عید کا تہوار کیسے منایا جاتا ہے؟

(ہ) ''گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔'' مثال سے واضح کیجیے۔

(و) گاؤں میں شادی کی تقریب کیسی ہوتی ہے؟

(ز) فصلوں سے حاصل ہونے والی مختلف اجناس کے نام تحریر کیجیے۔

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق درست الفاظ منتخب کر کے خالی جگہیں پر کیجیے:

(الف) میں اچھی اور مثالی زندگی گزارنے کے ------- بھی سیکھ رہا ہوں۔ (سائنس، طور طریقے)

(ب) گائے اور بھینس کے دودھ سے دہی، مکھن اور ------- بنا لیا جاتا ہے۔ (گھی، پھل)

(ج) میرے گاؤں میں عید کا تہوار بھی ------- کی طرح ہوتا ہے۔ (دعوت، میلے)

(د) میرے دادا جان عمر رسیدہ ہونے کے باوجود ------- ہیں۔ (کمزور، صحت مند)

(ہ) میرے گاؤں کے لوگ بہت ------- ہیں۔ (سست، جفاکش)

(و) گاؤں کے سب لوگ ------- میدان میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ (کھلے، تنگ)

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ تحریر کیجیے:

اَلفاظ	مُتضاد
چھوٹا	
پسند	
گاؤں	

اَلفاظ	مُتضاد
بیمار	
تازہ	
ٹھنڈا	

سوال نمبر 4: دی گئی مثال کے مطابق فقرے کا زمانہ تبدیل کیجیے:

مثال میں سکول جاتا ہوں — میں سکول جاؤں گا۔

(i) سب اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں۔ --------------
(ii) وہ کھیتوں میں کام کرتے ہیں --------------
(iii) کسان کھیت میں ہل چلاتا ہے --------------
(iv) شادی کی تقریب دن کے وقت ہوتی ہے --------------
(v) آٹے کی چکی چل رہی ہے۔ --------------

سوال نمبر 5: ایسے الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو "فعل" کہلاتے ہیں۔ جبکہ کام کرنے والا "فاعل" کہلاتا ہے۔
مثلاً "بیٹھا" فعل ہے اور "بیٹھنے والا" فاعل ہے۔
درج ذیل افعال (فعل کی جمع) کے فاعل بنائیے:

جیسے:

فعل	فاعل
کھایا	کھانے والا
جیتا	
چلایا	
پڑھا	

سرگرمیاں

- سبق پڑھنے کے بعد آپ نے کیا سیکھا۔ اپنے الفاظ میں مختصر بیان کریں۔
- اپنے گھر میں موجود پالتو جانوروں کی تصویریں اپنی کاپی میں لگائیے۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو گاؤں کی سادہ زندگی اور محنت کش لوگوں کے بارے میں بتائیے۔
- پاکستان میں پیدا ہونے والی مختلف اجناس کا تعارف کرائیے مثلاً گنا، چاول وغیرہ۔
بچوں کو گاؤں اور شہر کی زندگی میں رہن سہن کا فرق بتائیے۔

کھیوڑہ کی سیر

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کو پاکستان میں موجود قدرتی معدنیات کے وسیع ذخائر سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔☆ بچوں کو چٹانی نمک کے حصول سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں مشاہدے کے عمل کو فروغ دینا۔

کھانا کھاتے ہوئے سعد نے پوچھا: ’’ابّو جان یہ نمک کہاں سے آتا ہے؟‘‘

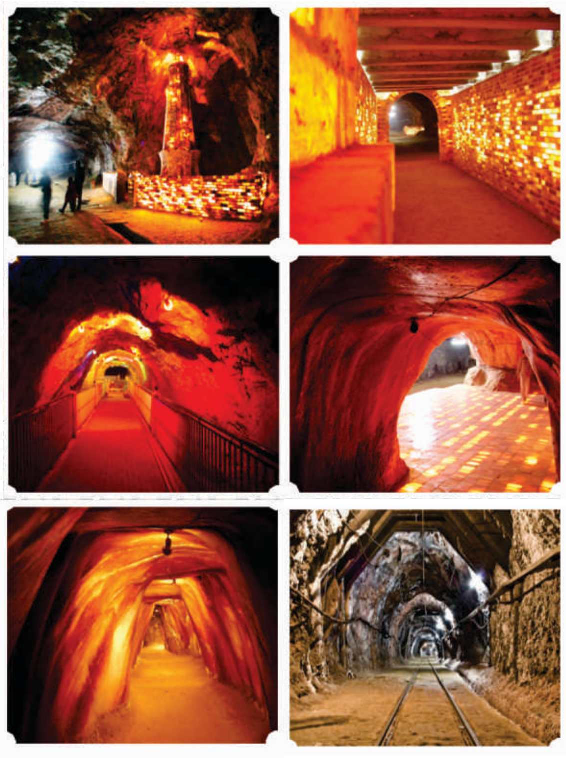

ابّو جان نے جواب دیا: ’’بیٹا! نمک حاصل کرنے کے دو بڑے ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ تو سمندر کے پانی سے اور دوسرا پہاڑوں سے نمک حاصل کرنے کا ہے۔‘‘

سعد نے حیرت سے پوچھا: ’’ابّو جان! کیا نمک کے بھی پہاڑ ہوتے ہیں؟‘‘

ابّو جان نے بتایا: ’’جی بیٹا! نمک کے بھی پہاڑ ہوتے ہیں یعنی کوہستان نمک۔ پاکستان میں کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی بہت بڑی کان موجود ہے جہاں سے کان کنی کے ذریعے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔‘‘

ابّو جان نے کہا: ’’ایسا کرتے ہیں، ہم کھیوڑہ کی سیر کا پروگرام بناتے ہیں۔ وہاں جا کر آپ خود نمک کے پہاڑوں کو دیکھ سکیں گے۔‘‘

چھٹی کے روز سعد بہت خوش تھا۔ وہ اپنے امّی ابّو کے ساتھ کھیوڑہ کی سیر کے لیے روانہ ہوا۔ کھیوڑہ ضلع جہلم کے شہر پنڈ دادن خان کے نزدیک واقع ہے۔ جب وہ لوگ کھیوڑہ پہنچے تو دیکھا کہ دوسرے سکولوں کے بچے بھی اپنے اساتذہ کے ساتھ نمک کی کان کی سیر کو آئے ہوئے تھے۔ ابّو نے ٹکٹ خریدنے کے بعد ایک گائیڈ بھی اپنے ساتھ لے لیا تاکہ وہ اُنھیں

معلوماتی باتیں بتا سکے۔ گائیڈ نے اُنھیں بتایا کہ نمک کی یہ کان بہت قدیم ہے۔ یہ دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ہے۔ اس کی دریافت سکندرِ اعظم کے زمانے میں ہوئی تھی۔ اس کان کی سترہ (17) منزلیں ہیں۔ سیاحوں کو صرف زمینی منزل پر جانے کی اجازت ہے۔ باقی منزلوں پر نمک نکالنے کا کام جاری ہے۔ کان کی ایک منزل پر سانس کے مریضوں کے لیے ہسپتال بنایا گیا ہے۔ جہاں نمک کی کان میں کام کرنے والے مزدوروں کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

کھیوڑہ کی کان کے اندر داخل ہونے کے لیے ایک ٹرین موجود تھی۔ جس میں بیٹھ کر آسانی ایک طویل سرنگ کو پار کیا جا سکتا ہے۔ سعد اور اس کے والدین اس ٹرین میں بیٹھ کر کان کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے۔ اس حصّے کو خاص طور پر سیاحوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ وہاں انھوں نے نمک کی رنگ برنگی اینٹوں سے تیار عمارتیں دیکھیں۔ جن میں مینار پاکستان، بادشاہی مسجد، شیش محل، دیوار چین کا ماڈل اور مری کی مال روڈ کا منظر وغیرہ شامل ہیں۔ نمک کی اینٹوں سے بنی یہ چھوٹی چھوٹی عمارتیں نہایت خوب صورت لگ رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے اندر بجلی سے روشن ہونے والے بلب بھی لگائے گئے تھے جن کی روشنی سے یہ اور بھی حسین دکھائی دے رہی تھیں۔ سعد ہر چیز کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے وہاں نمک کے پانی کے بہت بڑے بڑے تالاب بھی دیکھے۔ گائیڈ نے سعد اور اس کے گھر والوں کو ان تالابوں کے نزدیک جانے سے منع کر دیا۔ ابّو نے وجہ پوچھی تو گائیڈ نے بتایا: ''ایک تو یہ تالاب کافی گہرے ہیں۔ دوسرے ان میں نمک کی مقدار بہت زیادہ

ہے، جو انسان کے لیے نہایت خطرناک ہے۔''

سعد کو نمک کی دیواریں بھی بہت پسند آئیں۔ ان دیواروں پر نمک کے مختلف رنگ جھلک رہے تھے۔ گائیڈ نے بتایا کہ کان کا درجہ حرارت سردی گرمی میں معتدل رہتا ہے۔ یہاں سے نکلنے والے نمک سے پاکستان نہ صرف اپنی ضرورت پوری کرتا ہے بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی یہ نمک برآمد کرتا ہے۔ کان کے اندر ایک کینٹین تھی جہاں بہت سے لوگ کھانے پینے کی چیزیں خرید رہے تھے۔ سعد اور اس کے گھر والوں کو بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی چنانچہ انھوں نے وہاں سے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں اور اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ کر کھائیں۔

سعد کی امّی کو نمک سے بنی سجاوٹی اشیا بہت پسند آئیں۔ ان میں نمک سے تیار کیے ہوئے مختلف کھلونے، ٹیبل لیمپ اور برتن وغیرہ شامل تھے۔ انھوں نے اپنی پسند کی کچھ چیزیں خرید لیں۔ سعد کے ابّو نے سب کی تصویریں بنائیں تاکہ یادگار رہیں۔ واپسی پر انھوں نے گائیڈ کا شکریہ ادا کیا اور سعد سے آج کی سیر کے دوران حاصل ہونے والی معلومات کے بارے میں پوچھا۔

سعد نے خوش ہو کر جواب دیا: ''جی ابّو! آج میں نے دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان کے بارے میں بہت کچھ جانا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سعد نے نمک کی کان سے حاصل ہونے والی معلومات کا مختصر حال اپنے ابّو اور امّی کو سنایا اور کہا کہ مجھے آج کا سفر ہمیشہ یاد رہے گا۔

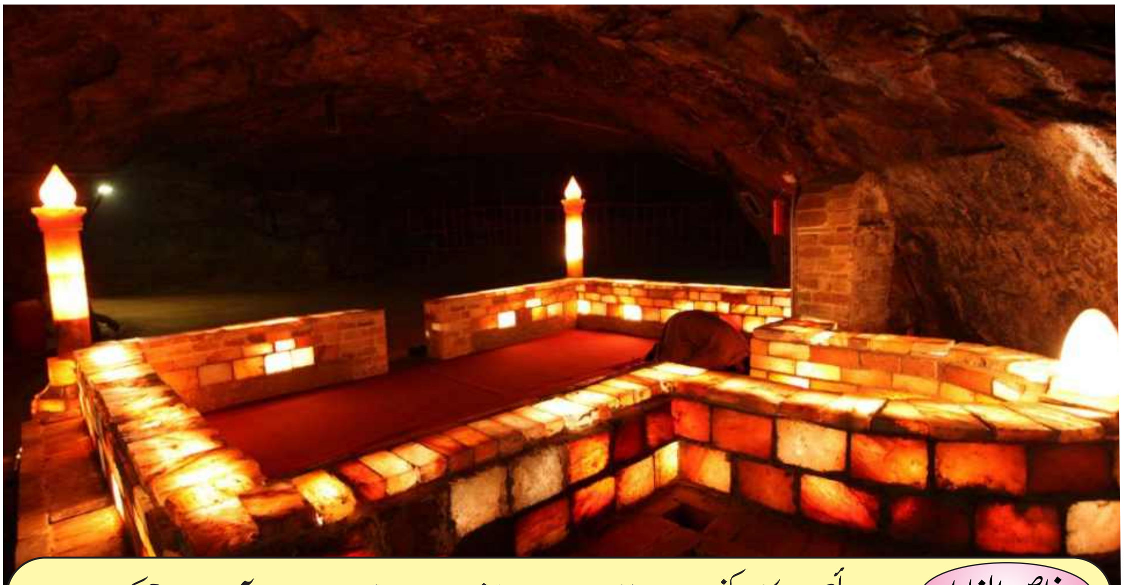

خاص الفاظ: ذرائع ، کان کنی ، مشاہدہ ، دریافت ، سیاحوں ، برآمد ، جھلک

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) نمک حاصل کرنے کے دو بڑے ذرائع کون کون سے ہیں؟
(ب) سانس کے مریض، نمک کی کان میں کس طرح صحت یاب ہوتے ہیں؟
(ج) نمک کی اینٹوں سے تیار کردہ عمارتوں میں کسی دو کے نام تحریر کیجیے؟
(د) گائیڈ نے سعد اور اس کے گھر والوں کو نمکین پانی کے تالاب کے نزدیک جانے سے کیوں منع کر دیا؟
(ہ) سعد کی امّی کو نمک سے بنی کون سی اشیا پسند آئیں؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست لفظ منتخب کر کے خالی جگہیں پر کیجیے۔

(الف) پاکستان میں کھیوڑہ کے مقام پر دنیا کی ـــــــــــــــــ نمک کی کان ہے۔
(ب) نمک کی کان کی ـــــــــــــــــ منزلیں ہیں۔
(ج) نمک کی کان کی دریافت ـــــــــــــــــ کے زمانے میں ہوئی تھی۔
(د) انھوں نے ـــــــــــــــــ کا شکریہ ادا کیا۔
(ہ) سعد نے معلومات کا ـــــــــــــــــ حال اپنے ابو اور امّی کو سنایا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جُملے
کان کنی	
معلومات	
صحّت یاب	
مُعتدل	
یادگار	

سوال نمبر 4: کسی خاص شخص، مقام اور چیز کے نام کو "اسم معرفہ" کہتے ہیں مثلاً:

پاکستان ، دریائے راوی ، سکندرِ اعظم

اس سبق میں استعمال ہونے والے خاص نام (اسم معرفہ) دی گئی خالی جگہوں میں لکھیے۔

(i) ---------- (ii) ---------- (iii) ----------

(iv) ---------- (v) ----------

سوال نمبر 5: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی بہت بڑی موجود ہے:

(i) چٹان (ii) کان (iii) پہاڑی (iv) وادی

(ب) کھیوڑہ کا مقام واقع ہے:

(i) لاہور میں (ii) راول پنڈی میں (iii) جہلم میں (iv) گجرات میں

(ج) کان میں نمک کے پانی کے بڑے بڑے ہیں:

(i) چشمے (ii) جوہڑ (iii) دریا (iv) تالاب

(د) نمک کی کان کا درجہ حرارت سردی گرمی میں رہتا ہے۔

(i) ٹھنڈا (ii) معتدل (iii) گرم (iv) برفیلا

(ہ) کان کی ایک منزل پر مریضوں کے لیے ہسپتال بنایا گیا ہے:

(i) دل کے (ii) آنکھوں کے (iii) سانس کے (iv) جگر کے

سرگرمیاں

- کسی تفریحی مقام کی سیر کیجیے اور اس کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

برائے اساتذہ

- بنیادی انسانی خوراک کے لیے درکار اشیا میں نمک سرفہرست ہے۔ بچوں کو انسانی صحت کے لیے نمک کی اہمیّت کے بارے میں بتائیے۔
- معدنیات کی تعریف بتا کر، پاکستان کی چند اہم معدنیات کے نام بتائیے۔

ہماری کائنات

تدریسی مقاصد: ☆بچّوں کو کائنات سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرنا۔ ☆بچّوں میں سائنسی علوم کے مطالعے کا شعور پیدا کرنا۔ ☆بچّوں میں مشاہدے اور غور و فکر کے عمل کو فروغ دینا۔ ☆بچّوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور قدرت کا احساس پیدا کرنا۔

رات کو ثنا کی نظر جب آسمان پر پڑی تو ستارے خوب چمک رہے تھے۔ ثنا کچھ دیر تک ان ستاروں کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے اپنے ابّو سے پوچھا:

''ابّو جان ! یہ ستارے رات ہی کو کیوں چمکتے ہیں؟''

ابو جان نے ثنا کے سوال پہ مسکراتے ہوئے کہا:

''بیٹی ! ستارے تو دن میں بھی چمکتے ہیں۔''

ثنا نے حیران ہو کر پوچھا: ''لیکن ابو جان ! دن میں تو ستارے دکھائی نہیں دیتے۔'' ابو نے کہا: ''دن کے وقت سورج کی تیز روشنی میں ہمیں ستارے نظر نہیں آتے۔''

ثنا نے پھر پوچھا: ''ابّو جان ! یہ سورج رات کو کہاں چلا جاتا ہے؟''

ابّو جان نے بتایا: دیکھو بیٹی ! سورج تو کہیں نہیں جاتا البتہ ہماری زمین جب اس کے گرد چکر لگاتی ہے تو زمین کا جو حِصّہ سورج کے سامنے آجاتا ہے، وہاں سورج کی روشنی پڑنے سے دن ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح زمین کا جو آدھا حِصّہ، سورج کے سامنے نہیں ہوتا، وہاں روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ اس لیے اُس حصّے میں رات ہو جاتی ہے۔

ثنا بولی: ''اچھا ابّو جان ! رات کے وقت چاند بھی تو، ستاروں کی طرح چمکتا ہے پھر یہ ان سے اتنا بڑا کیوں نظر آتا ہے؟''

ابّو نے ثنا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا:

''گویا ہماری بیٹی، آج کائنات کے بارے میں جاننا چاہتی ہے۔ سنو بیٹی ! چاند ہماری زمین کے بہت نزدیک

ہونے کی وجہ سے بڑا دکھائی دیتا ہے۔ جب کہ ستارے، زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ روشنی کے چھوٹے چھوٹے نقطے دکھائی دیتے ہیں۔ اصل میں ستارے، چاند سے اور خود ہماری زمین سے کئی گنا بڑے ہوتے ہیں۔"

ہماری زمین ایک سیّارہ ہے اور چاند اس کا ایک ذیلی سیّارہ ہے۔ چاند کا قُطر، زمین کے قُطر کا ایک چوتھائی ہے اور سورج، زمین سے کئی گُنا بڑا ہے۔ جب کہ ستارے، سیّاروں سے جسامت میں بہت بڑے ہوتے ہیں اور خود روشنی اور حرارت پیدا کرتے ہیں۔ سیّاروں کی اپنی روشنی نہیں ہوتی بلکہ وہ ستاروں سے روشنی لے کر چمکتے ہیں۔ جیسے ہماری زمین اور چاند، سورج سے روشنی حاصل کرتے اور چمکتے ہیں۔

اس کے علاوہ سیّارے مسلسل اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ ہماری زمین سورج کے گرد اپنے مدار میں ہر وقت گھومتی رہتی ہے اور اپنا ایک چکر تقریباً تین سو پینسٹھ (365) دنوں میں مکمل کرتی ہے۔ یہ ایک "شمسی سال" کہلاتا ہے۔ اِسی طرح چاند بھی ہماری زمین کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے اور تقریباً اُنتیس (29) دن میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ چاند کی گردش کے مطابق بارہ (12) مہینوں میں ایک "قمری سال" مکمل ہوتا ہے۔

چاند، سورج کی روشنی کو منعکس کر کے زمین تک پہنچاتا ہے۔ گردش کے دوران، چاند کے جتنے حصّے پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، ہمیں چاند کی اتنی ہی شکل دکھائی دیتی ہے۔ اسی لیے چاند کبھی چھوٹا اور کبھی بڑا دکھائی دیتا ہے۔ چودہ (14) دن بعد چاند مکمل روشن ہو جاتا ہے۔ پہلی تاریخ کے چاند کو "ہلال" اور چودھویں کے چاند کو "بَدر" کہتے ہیں۔

ثنا کو یہ سب بہت دل چسپ لگ رہا تھا اور وہ بہت غور سے ابّو کی باتیں سُن رہی تھی۔ ابّو نے مزید بتایا کہ سورج کے گرد اور بھی کئی سیّارے اور سیّارچے محوِ گردش رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے فلکی اجسام "سیّارچے" کہلاتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سینکڑوں سال پہلے پھٹ جانے والے کسی ستارے کے حصّے ہیں۔ سورج، سیّاروں، ذیلی سیّاروں اور سیّارچوں کے ساتھ مِل کر ایک نظام بناتا ہے۔ جو "نظامِ شمسی" کہلاتا ہے۔ سورج اس نظامِ شمسی کا مرکز ہے۔

ہماری کائنات میں سورج کی طرح، بڑے بڑے ستاروں کے بھی نظام موجود ہیں۔ اربوں کھربوں ستاروں سے مل کر ایک کہکشاں بنتی ہے۔ اس کائنات میں کروڑوں، اَربوں کہکشائیں ہیں، جو ہماری نظر سے اوجھل ہیں۔ ثنا نے یہ سن کر کہا: "ابّو! اللہ تعالیٰ نے تو یہ کائنات بہت وسیع بنائی ہے۔"

ابّو نے خوش ہو کر کہا: "بالکل بیٹی! اسی سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے۔"

خاص الفاظ کائنات، مَدار، شمسی، قمری، مُنعکس، فلکی، اجسام، کہکشاں، سیّارچے، مطلع، قُطر، وسیع

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

(الف) ستارے دن کے وقت کیوں دکھائی نہیں دیتے؟

(ب) رات اور دن کیسے بنتے ہیں؟

(ج) ایک شمسی سال کتنے دنوں میں مکمل ہوتا ہے؟

(د) ستارے اور سیّارے میں فرق بیان کریں؟

(ہ) ایک قمری سال کتنے مہینوں کا ہوتا ہے؟

(و) نظامِ شمسی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2: سبق کے مطابق دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

(ا) ہماری زمین چکر لگاتی ہے:

(i) چاند کے گرد (ii) ستارے کے گرد (iii) سورج کے گرد

(ب) چاند کا قطر، زمین کے قطر کے ہے:

(i) برابر (ii) ایک چوتھائی (iii) ایک تہائی

(ج) ستارے پیدا کرتے ہیں:

(i) روشنی اور پانی (ii) حرارت اور ہوا (iii) روشنی اور حرارت

(د) چاند، زمین کے گرد اپنا چکر مکمل کرتا ہے:

(i) تقریباً چالیس (40) دن میں (ii) تقریباً پچیس (25) دن میں

(iii) تقریباً اُنتیس (29) دن میں

(ہ) پہلی تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں:

(i) ہلال (ii) بدر (iii) قمر

(و) کہکشاں، ستاروں کا مجموعہ ہے:

(i) لاکھوں (ii) ہزاروں (iii) اَربوں کھربوں

سوال نمبر 3: درست لفظ کا انتخاب کر کے جُملے مکمل کیجیے:

(الف) ۔۔۔۔۔۔ زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں۔ (ستارے، سیّارے)

(ب) ہماری زمین بھی ایک ۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (سیّارہ، ستارہ)

(ج) سیّارے مسلسل اپنے اپنے ۔۔۔۔۔۔ میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ (محور، مدار)

(د) چودھویں کے چاند کو ۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔ (بدر، قمر)

(ہ) سورج، نظامِ شمسی کا ۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (مرکز، محور)

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ کو پڑھیے اور مثال کے مطابق مذکر اور مونث الفاظ الگ کیجیے:

دن ، روشنی ، چاند ، زمین ، ستارہ ، کہکشاں ، کائنات

	مذکر	مونث
مثال	آسمان	رات

سوال نمبر 5: دی گئی مثال کے مطابق متضاد الفاظ کو آپس میں ملائیے:

طلوع	آسمان	دن	صبح	سونا	روشنی
شام	جاگنا	غروب	تاریکی	رات	زمین

سرگرمیاں

- بچّے اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے شمسی اور قمری مہینوں کے نام یاد کریں اور نیچے دیے گئے خانوں میں ترتیب وار لکھیں۔

قمری مہینے	شمسی مہینے

- بچّے اپنی کاپی میں چاند کی مختلف اشکال کی تصویریں لگائیں۔

برائے اساتذہ

- زمین کے درجہ حرارت کی تبدیلی سے موسموں کے بدلنے کے بارے میں بچّوں کو بتائیے۔
- بچّوں کو موسموں کے نام یاد کروائیے۔
- سورج کی روشنی اور حرارت سے حاصل ہونے والے فوائد سے بچّوں کو آگاہ کیجیے۔

ماں کا خواب

تدریسی مقاصد: ☆ بچّوں کو شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری سے روشناس کرانا ☆ بچّوں کو بامقصد اور بامعنی شاعری سے آگاہ کرنا ☆ بچّوں کو موزوں طبع بنانا اور ان میں شعری ذوق پیدا کرنا ☆ بچّوں کی قوتِ تخیّل کو بیدار کرنا ☆ بچّوں میں منظوم واقعہ کی تفہیم کی صلاحیّت پیدا کرنا۔

مَیں سوئی جو اِک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مِرا اِضطراب
یہ دیکھا کہ مَیں جا رہی ہُوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ مِلتی نہیں
لرزتا تھا ڈر سے مِرا بال بال
قدَم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی
زمرّد سی پوشاک پہنے ہُوئے
دِیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے
وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رَواں
خُدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں!
اِسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دِیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
کہا میں نے پہچان کر، میری جاں!
مجھے چھوڑ کر آ گئے تُم کہاں؟
جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار
پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پَروا ہماری ذرا تم نے کی
گئے چھوڑ، اچھی وَفا تم نے کی!
جو بچّے نے دیکھا مرا پیچ و تاب
دیا اُس نے منہ پھیر کر یُوں جواب
رُلاتی ہے تجھ کو جدائی مِری
نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مِری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چُپ رہا
دِیا پھر دِکھا کر یہ کہنے لگا
سمجھتی ہے تُو ہو گیا کیا اِسے؟
ترے آنسوؤں نے بُجھایا اِسے!
(ڈاکٹر علّامہ محمد اقبالؒ)

خاص الفاظ اِضطراب، دہشت، محال، زَمرد، پوشاک، دِیا، پسر، اشک، پیچ و تاب، بھلائی

مشق

سوال نمبر 1: دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) سوتے میں خواب کِس نے دیکھا؟

(ب) لڑکوں نے کیسی پوشاک پہنی ہوئی تھی؟

(ج) لڑکوں کے ہاتھوں میں کیا تھا؟

(د) ماں نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کیا کہا؟

(ہ) لڑکے کا دِیا کیسے بُجھا تھا؟

سوال نمبر 2: نظم کے مطابق خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) یہ دیکھا کہ میں جا۔۔۔۔۔۔۔۔ہوں کہیں

(ب) تو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔ایک لڑکوں کی تھی

(ج) دِیے سب کے۔۔۔۔۔۔۔۔میں جلتے ہوئے

(د) مجھے چھوڑ کر آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔کہاں

(ہ) رُلاتی ہے تجھ کو۔۔۔۔۔۔۔۔مِری

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
خواب	
قطار	
جُدائی	
جواب	
بھلائی	

سوال نمبر 4: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ ۔۔۔۔۔۔

(i) باب (ii) خواب (iii) تاب (iv) آب

(ب) اندھیرا ہے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔ ملتی نہیں

(i) چاہ (ii) آہ (iii) راہ (iv) ماہ

(ج) دِیے سب کے ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جلتے ہوئے

(i) ہاتھوں (ii) باتوں (iii) راتوں (iv) ذاتوں

(د) وہ پیچھے تھا اور تیز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ تھا

(i) ٹلتا (ii) مَلتا (iii) ڈھلتا (iv) چلتا

(ہ) ترے آنسوؤں نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اِسے

(i) جلایا (ii) بجھایا (iii) دِکھایا (iv) بچایا

سوال نمبر 5: وہ زمانہ جو گزر چکا ہو، ماضی کہلاتا ہے مثلاً:

ماں نے خواب دیکھا تھا۔ اس نے منہ پھیر کر جواب دیا۔

جو زمانہ گزر رہا ہو، اُسے حال کہتے ہیں مثلاً:

ماں خواب دیکھ رہی ہے۔ ہر روز اشکوں کے ہار پروتی ہوں۔

دی گئی مثال کے مطابق ماضی کے جملوں کو حال کے جملوں میں تبدیل کیجیے:

ماضی کے جملے	حال کے جملے
میں سکول جا رہی تھی۔	
میرا دل ڈر سے لرز رہا تھا۔	
کھلاڑی قطار بناتے تھے۔	
وہ تیز نہیں چلتا تھا۔	
میری جدائی تجھ کو رلاتی تھی۔	

سوال نمبر 6: افسوس، پریشانی، دُکھ اور تکلیف کے اظہار کے لیے استعمال ہونے والے حروف کو ''حروفِ تاسّف'' کہتے ہیں۔ ان حروف کے بعد یہ علامت (!) لگائی جاتی ہے مثلاً:

افسوس، صد افسوس، ہائے، آہ، حسرت اور اُف وغیرہ

دیے گئے حروفِ تاسّف کی مدد سے جملے مکمل کیجیے:

افسوس	اُفوہ	ہائے ہائے	آہ

(الف) --------- ! آپ کا بھائی حادثے کا شکار ہوا۔

(ب) --------- ! لڑکا کیسے مر گیا۔

(ج) --------- ! میری ٹرین چھوٹ گئی۔

(د) ---------! وہ ہم سے ہمیشہ کے لیے جُدا ہو گیا۔

(ہ) ---------! میرا پرس گم ہو گیا۔

سرگرمیاں

- اس نظم میں بیان کیا گیا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اپنے سکول کی لائبریری سے ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی کتاب ''بانگِ درا'' حاصل کیجیے اور اس میں شامل، بچّوں سے متعلق نظموں کی ایک فہرست بنائیے۔
- نظم ''ماں کا خواب'' اپنی کاپی میں خوش خط لکھیے۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی شخصیّت اور شاعری کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کیجیے۔ نیز ان کی کتابوں کے نام لکھوائیے۔
- بچوں کو ڈاکٹر علاّمہ محمد اقبالؒ کی زندگی کے چند واقعات سنائیے جن سے پتا چلتا ہو کہ وہ اپنے اساتذہ کرام کا کتنا احترام کرتے تھے۔
- بچوں میں ہم آواز الفاظ کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔
- نظم ''ماں کا خواب'' بچّوں کو یاد کرائیے۔

ہمارے پیشے

تدریسی مقاصد: ☆ طلبہ کو مختلف پیشوں کے بارے میں معلومات دینا۔ ☆ معاشرے میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی خدمات کو بھی اجاگر کرنا۔ ☆ محنت، لگن، خلوص اور دیانت داری کی ترغیب دینا۔

ہر شخص اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے روزگار کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ڈھونڈتا ہے۔ روزی کمانے کے لیے جو کام کیا جاتا ہے اُسے "پیشہ" کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے پیشے میں محنت، خلوص اور دیانت داری سے کام لیتا ہے اُسے ترقی اور عزت حاصل ہوتی ہے۔

دُنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح ہمارے ملک میں بھی لوگوں کے مختلف پیشے ہیں۔ یہاں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین بھی مختلف شعبوں میں کام کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کی کم و بیش ستّر (70) فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہی عوام کی اکثریت زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے۔ کچھ لوگ اپنی زمینوں پر کاشت کاری کرتے ہیں اور کچھ دوسروں کی زمینوں پر کام کر کے روزی کماتے ہیں۔

ہمارے کسان محنتی اور جفاکش ہیں۔ وہ کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں، بیج بوتے ہیں، پانی دیتے ہیں، فصلوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ ہمارے کسان اِن فصلوں سے نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں بلکہ اِن سے اپنی آمدنی بھی بڑھاتے ہیں۔ گندم، چاول، مکئی اور کپاس ہمارے ملک کی ایسی اجناس ہیں جو منڈیوں میں فروخت کی جاتی ہیں جب کہ گنّا شوگر ملوں کو بیچ دیا جاتا ہے۔ دیہات میں پھلوں اور پھولوں کے باغات بھی ہوتے ہیں۔ یہ پھل اور پھول بھی فروخت کیے جاتے ہیں۔

دیہات میں رہنے والے لوگ مویشی بھی پالتے ہیں۔ اِن جانوروں میں بیل، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، اور

مرغی وغیرہ شامل ہیں جواُن کی گھریلوضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی آمدنی کا ذریعہ بھی ہیں۔ دیہی خواتین فصلوں کی کٹائی سے لے کر مویشیوں کا چارہ بنانے تک، بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں۔

دیہات میں رہنے والے بعض لوگ ریوڑ چرانے کا کام بھی کرتے ہیں اُنھیں چرواہا کہا جاتا ہے۔ گوالے دیہات سے دودھ خرید کرشہروں میں پہنچاتے ہیں۔ حجام لوگوں کے بال تراشتا ہے، درزی کپڑوں کی سلائی کرتا ہے، بڑھئی لکڑی سے فرنیچر وغیرہ بناتا ہے، موچی جوتے بناتا اور مرمت کرتا ہے۔ معمار مکانات اور دکانیں تعمیر کرتا ہے۔ دیہات میں سکول بھی ہوتے ہیں، جہاں اساتذہ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ بعض دیہات میں مراکزِ صحت بھی قائم ہیں، جہاں ڈاکٹر اور ڈسپنسر وغیرہ کام کرتے ہیں۔ دیہات میں رہنے والے بعض خواندہ اور ناخواندہ افراد روزگار کے لیے شہروں کا رُخ بھی کرتے ہیں۔

شہروں میں بھی درزی، حجام، موچی، کمہار، ترکھان اور گوالے وغیرہ ہوتے ہیں۔ شہروں میں دیگر ہنرمند بھی ہوتے ہیں، ان میں سُنار، شیشہ ساز، پلمبر، گھڑی ساز، حلوائی اور رنگ ساز وغیرہ کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر، موٹر گاڑیوں اور بجلی یا گیس سے چلنے والی اشیا کے کاریگر شامل ہیں۔ بسوں اور ویگنوں میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر کام کرتے ہیں۔ غیر ہنرمند افراد کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں میں سامان اور بوجھ اٹھانے کا کام کرتے ہیں، جنھیں ''مزدور'' کہا جاتا ہے۔

شہروں کے تعلیم یافتہ افراد (مرد و خواتین) عام طور پر سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر یا اداروں میں کام کرتے ہیں اور اپنی خدمات کے عوض تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ اِن میں انتظامی افسران، انجینئر، ڈاکٹر، اساتذہ، بنک ملازمین، وکلا، نرسیں اور کلرک وغیرہ شامل ہیں۔ ہمارے نوجوان پولیس اور فوج میں بھی ملازمت اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تجارت کا پیشہ بھی مقبول ہے۔ چھوٹی دکانیں دیہات میں بھی ہوتی ہیں لیکن شہروں میں بڑی بڑی مارکیٹیں اور بازار مختلف اشیا سے بھرے ہوتے ہیں۔

ہر پیشہ اپنی جگہ اہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف پیشے اختیار کرنے والے ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ ''اللہ تعالیٰ محنت کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔'' گویا جو شخص محنت کو اپنا شعار بناتا ہے اور جائز ذریعے سے روزی کماتا ہے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوتا ہے۔

خاص الفاظ شانہ بشانہ، جفاکش، اجناس، سرخرو، خواندہ، وابستہ، شعار، فرض شناس

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(الف) پیشہ کسے کہتے ہیں؟

(ب) پاکستان کی زیادہ تر آبادی کہاں رہتی ہے؟

(ج) ہماری زرعی اجناس کون کون سی ہیں؟

(د) دیہات میں کون کون سے مویشی پالے جاتے ہیں؟

(ہ) لوگ ہنر کیوں سیکھتے ہیں؟

سوال نمبر 2: ہر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) دیہی عوام کی اکثریت کا پیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے:

(i) تجارت (ii) زراعت (iii) صنعت (iv) ہنرمندی

(ب) کھیتوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔کام کرتا ہے:

(i) بڑھئی (ii) کمہار (iii) کسان (iv) موچی

(ج) ریوڑ چرانے والے کو۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں:

(i) معمار (ii) حجام (iii) گوالا (iv) چرواہا

(د)۔۔۔۔۔۔۔۔دفاتر اور اداروں میں کام کرتے ہیں:

(i) تعلیم یافتہ افراد (ii) غیر تعلیم یافتہ افراد (iii) تاجر (iv) مزدور

(ہ) کپڑوں کی سلائی کرتا ہے۔

(i) گوالا (ii) بڑھئی (iii) درزی (iv) حجام

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے۔

الفاظ	مترادف
دیانت دار	
دیہات	
محنتی	
خواندہ	
ہنر	

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے:

(i) کسان فصلوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

(ii) دیہی خواتین مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔

(iii) معمار مکان اور دکانیں تعمیر کرتا ہے۔

(iv) ہمارے ملک میں ہنر مندوں کی کمی ہے۔

(v) بازار مختلف اشیا سے بھرے ہوئے ہیں۔

سرگرمیاں

- اس مضمون میں جن ہُنر مندوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کے نام حروفِ تہجی کے اعتبار سے لکھیے۔
- آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں یا کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ چند سطور لکھیے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ سے خوش خطی کی مشق کرائیے۔
- اُنھیں مختلف پیشوں کے حوالے سے مزید معلومات دیجیے۔
- اُنھیں محنت کی اہمیّت کے بارے میں بتائیے۔

میں سکاؤٹ بنوں گا

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کو سکاؤٹنگ کی عالمی تحریک اور اس کی افادیّت سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنا۔
☆ بچوں کو سکاؤٹنگ کی تحریک سے وابستہ ہونے کی ترغیب دینا۔

خالِد 23 مارچ کو یومِ پاکستان کی ایک بڑی تقریب میں شرکت کے لیے اپنے ابّو کے ساتھ لاہور کے اقبال پارک میں گیا تو وہاں اس نے خاکی شرٹ پتلون پہنے ہوئے بہت سے لڑکے دیکھے۔ وہ سب نہایت مُنظّم انداز میں قطاروں میں کھڑے تھے۔ اُن کے گلے میں رومال اور سینے پر مختلف بیج لگے ہوئے تھے۔ دوسری طرف اُسے کچھ لڑکیاں دکھائی دیں۔ سب لڑکیوں نے سفید رنگ کی شلوار قمیص پہن رکھی تھی۔ خالِد کو یہ منظر بہت بھلا لگا۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں تقریب میں آنے والے مہمانوں کو نشستوں پر بیٹھنے میں مدد دے رہے تھے۔

خالِد نے اپنے ابّو سے پوچھا: ''یہ لڑکے اور لڑکیاں کون ہیں؟'' اُس کے ابّو نے جواب دیا: ''یہ لڑکے سکاؤٹ ہیں اور لڑکیاں گرل گائیڈز۔ لڑکیاں بھی دراصل سکاؤٹ ہی ہیں لیکن انھیں گرل گائیڈ کہا جاتا ہے۔'' خالِد نے اپنے ابّو سے دریافت کیا: ''ابّو جان! سکاؤٹ کا کیا مطلب ہے؟ یہ کیا کام کرتے ہیں؟''

اُس کے ابّو نے کہا: ''سکاؤٹ کا مطلب ہے نگران۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے طلبہ ہیں، جو اپنی خوشی اور شوق سے سکاؤٹ تحریک میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ سکاؤٹ اپنے تعلیمی اداروں، شہروں اور ملک میں دوسروں کی بھلائی اور آسانی کے لیے رضا کارانہ کام کرتے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہو کہ یہ سب سخت

دھوپ میں کتنی تن دہی سے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔“

خالِد نے کہا: ”ابّو جان! اس کا مطلب ہے کہ سکاؤٹ بہت محنتی ہوتے ہیں؟“

اُس کے ابّو بولے: ”بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ ایک سکاؤٹ میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں، مثلاً وہ ایمان دار ہوتا ہے، وہ بہادر ہوتا ہے۔ اپنی ذمّہ داری نہایت دیانت داری سے انجام دیتا ہے۔ وہ محبِ وطن ہوتا ہے۔ وفادار اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کا مددگار رہوتا ہے۔

دوسرے سکاؤٹس کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ اس لیے سکاؤٹس آپس میں کبھی نہیں لڑتے۔ کفایت شعاری اس کی فطرت میں شامل ہوتی ہے۔ صفائی اُس کا ایمان ہوتا ہے۔

گرل گائیڈز میں بھی یہ ساری خوبیاں ہوتی ہیں۔ سکاؤٹ اور گرل گائیڈ، لڑکے، لڑکیاں اتنے خود اعتماد ہو جاتے ہیں کہ وہ زندگی کے کسی میدان میں ہمّت نہیں ہارتے۔“

خالِد جو اپنے ابّو کی باتیں بہت دل چسپی سے سُن رہا تھا، بولا: ”ابّو جان! میں کل سکول میں اپنے استاد صاحب سے سکاؤٹنگ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں گا۔“

اُس کے ابّو بولے: ”آپ ان سے بھی پُوچھ لینا، چند باتیں میں بھی بتائے دیتا ہوں۔ سکاؤٹنگ ایک ایسی تحریک ہے۔ جس کا آغاز ایک انگریز فوجی لارڈ بیڈن پاول نے 1907 میں برطانیہ سے کیا۔ یہ تحریک اس قدر مقبول ہوئی کہ جلد ہی دنیا نے اس کی افادیّت کو محسوس کرتے ہوئے اس میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب یہ ایک عالمی تحریک بن چکی ہے۔ پاکستان بھی اس عالمی تحریک کا رکن ہے۔

پاکستان میں قائداعظم محمد علی جناحؒ اس کے پہلے چیف سکاؤٹ مقرر ہوئے۔ 1947 میں بوائے سکاؤٹس اور گرل گائیڈز نے ہندوستان سے پاکستان آنے والے مہاجروں کی بہت دیکھ بھال کی۔

اگلے روز خالِد سکول گیا تو اُس نے اپنے استاد صاحب سے سکاؤٹنگ کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے اسے بتایا کہ سکاؤٹس کے اجتماع کو ”جمبوری“ کہا جاتا ہے۔ جمبوری میں نا صرف ملک بلکہ دنیا بھر کے سکاؤٹس شرکت کرتے ہیں۔ عمر کے لحاظ سے سکاؤٹس کے تین درجے ہیں۔

(1) 7 سے 11 سال تک کے سکاوٴٹ ''شاہین سکاوٴٹس'' کہلاتے ہیں۔

(2) 11 سے 17 سال تک کے سکاوٴٹ ''بوائے سکاوٴٹ'' کہلاتے ہیں۔

(3) 17 سے 25 سال تک کے سکاوٴٹ ''روور سکاوٴٹ'' کہلاتے ہیں۔

شاہین سکاوٴٹس کا نصب العین ''بلند پرواز'' ہے۔ ہر شاہین سکاوٴٹ وعدہ کرتا ہے کہ: (الف) ''میں اللہ تعالیٰ کا کہا مانوں گا۔ (ب) سچا پاکستانی بنوں گا (ج) سب کے کام آوٴں گا۔'' بوائے سکاوٴٹس کا نصب العین ہے: اَلْمُستَعِد'' یعنی ہر لمحہ تیّار رہو۔ روور سکاوٴٹس کا نصب العین ہے: ''بے لوث خدمت۔'' روور سکاوٴٹس کو ہنگامی حالات میں لوگوں کو بچانے کے لیے تربیّت دی جاتی ہے۔ کہیں آگ لگ جائے، زلزلہ آ جائے یا سیلاب، روور سکاوٴٹس متاثرین کی بڑھ چڑھ کر مدد کرتے ہیں۔

اپنے استاد صاحب کی باتیں سن کر خالد بولا: ''سر! میں بھی سکاوٴٹ بن کر لوگوں کے کام آنا چاہتا ہوں۔ میں سکاوٴٹ کِس طرح بن سکتا ہوں؟''

استاد صاحب نے کہا: ''ہمارے سکول میں شاہین سکاوٴٹس کا یونٹ پہلے سے قائم ہے۔ میں تمھیں اس یونٹ کے انچارج کے پاس ابھی لیے چلتا ہوں اور تمہارا نام شاہین سکاوٴٹس میں درج کرا دیتا ہوں۔'' خالد خوشی خوشی اُٹھا اور استاد صاحب کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

خاص الفاظ تقریب، مُنظّم، نگران، رَضا کار، دیانت داری، مُحبِّ وَطَن، وَفادار، خُوش اَخلاق، کِفایَت شِعار، عالَمی

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) سکاؤٹ کا کیا مطلب ہے؟

(ب) سکاؤٹنگ کی تحریک کا بانی کون تھا؟

(ج) سکاؤٹنگ کی تحریک کا آغاز کب ہُوا؟

(د) پاکستان کے پہلے چیف سکاؤٹ کون تھے؟

(ہ) سکاؤٹس کے اجتماع کو کیا کہتے ہیں؟

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

مناسب الفاظ
نصب العین
گرل گائیڈز
ایمان دار
ہمت
متاثرین

(الف) لڑکے سکاؤٹ ہیں اور لڑکیاں ــــــــــــ

(ب) سکاؤٹ ــــــــــــ ہوتا ہے۔

(ج) شاہین سکاؤٹس کا ــــــــــــ ہے بلند پرواز۔

(د) سکاؤٹس ــــــــــــ کی مدد کرتے ہیں۔

(ہ) سکاؤٹس کسی میدان میں ــــــــــــ نہیں ہارتے۔

سوال نمبر 3: الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
محنتی	
وفادار	
صفائی	
بہادر	
ایمان دار	

سوال نمبر 4: الفاظ پر اِعراب لگائیے:

منظّم	ہمت	مقرر	مُحِبِّ وَطَن

سوال نمبر 5: سبق کے مطابق درست بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیے:

(الف) لڑکے سکاؤٹ ہیں اور لڑکیاں گرل گائیڈز۔

(ب) سکاؤٹ کا مطلب ہے: ایمان دار۔

(ج) سکاؤٹ محبِ وطن ہوتا ہے۔

(د) سکاؤٹنگ کی تحریک 1907ء سے پہلے شروع ہوئی۔

(ہ) قائداعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے پہلے چیف سکاؤٹ تھے۔

(و) لارڈ بیڈن پاول فوجی نہیں تھا۔

سرگرمیاں

- بچے ایک چارٹ بنائیں جس پر عمر کے لحاظ سے سکاؤٹس کی درجہ بندی کی گئی ہو اور اس چارٹ کو جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- بچے ''سکاؤٹ کی خوبیاں'' کے عنوان سے اپنی کاپی پر ایک مختصر سا مضمون لکھیں اور اپنے استاد کو دکھائیں۔
- اس سبق میں انگریزی کے الفاظ مارچ، شرٹ، پارک، بیج، بوائے سکاؤٹ، گرل گائیڈ، سکول، کالج، لارڈ بیڈن، چیف سکاؤٹ، جمبوری، روور، سَر، یونٹ اور انچارج اردو میں لکھے گئے ہیں آپ اپنے انگریزی کے استاد سے پوچھ کر یہ تمام الفاظ اپنی کاپی میں انگریزی میں لکھیے۔

برائے اساتذہ

- اساتذہ کرام بچوں کو کوئی سکاؤٹ کیمپ دکھائیں۔
- بچوں میں دوسروں کے کام آنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے انھیں کوئی کہانی یا واقعہ سنائیے۔
- بچوں کو بتائیے کہ ہنگامی صورتِ حال میں وہ خود کس طرح بچ سکتے ہیں اور دوسروں کو کس طرح بچا سکتے ہیں۔
- بچوں کو سکاؤٹنگ کے علاوہ دیگر تنظیموں اور اداروں کے بارے میں بتائیے جو لوگوں کو مشکلات سے نکالنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

تدریسی مقاصد: ☆ بچّوں کو نظم اور نثر کے فرق سے آگاہ کرنا۔ بچّوں کو ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کا شعور دینا۔ ☆ بچّوں میں شاعری پڑھنے اور سننے کا شوق پیدا کرنا۔ بچّوں میں زندہ دلی پیدا کرنا۔

خالہ اس کی لکڑی لائی
پھوپھی لائی دیا سلائی
امّی جان نے آگ جلائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دیگچی چمچہ نوکر لائے
بھائی چاول شکر لائے
بہنیں لائیں دودھ ملائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

جوں ہی دستر خوان لگایا
گاؤں کا گاؤں دوڑا آیا
ساری خلقت دوڑی آئی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

دھوبی کنجڑا نائی آیا
پنساری حلوائی آیا
سب نے آ کر دھوم مچائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

گاؤں بھر میں ہوئی لڑائی
کھیر کسی کے ہاتھ نہ آئی
میرے اللہ تیری دہائی
ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

(صوفی غُلام مصطفےٰ تبسّم)

خاص الفاظ دیاسلائی ، دیگچی ، چمچہ ، دسترخوان ، خلقت ، کنجڑا ، حلوائی ، دُہائی

مشق

سوال نمبر 1: نظم کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیے۔

(الف) ٹوٹ بٹوٹ نے کیا پکایا؟

(ب) کھیر پکانے کے لیے آگ کس نے جلائی؟

(ج) دیگچی اور چمچہ کون لایا؟

(د) کھیر پکانے کے لیے دودھ ملائی کون لایا؟

(ہ) نظم کے شاعر کا کیا نام ہے؟

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) خالہ اس کی ------ لائی

(ب) ٹوٹ بٹوٹ نے ------ پکائی

(ج) سب نے آ کر ------ مچائی

(د) کھیر کسی کے ------ نہ آئی

مناسب الفاظ
کھیر
لکڑی
ہاتھ
دھوم

سوال نمبر 3: دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

آگ، گاؤں، خلقت، دھوبی، لڑائی

سوال نمبر 4: اپنے اُستاد سے پوچھ کر لکھیں کہ درج ذیل لوگ کیا کام کرتے ہیں؟

دھوبی، کنجڑا، نائی، پنساری، حلوائی

سرگرمیاں

- نظم زبانی یاد کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کو سنائیے۔
- صوفی غلام مصطفےٰ تبسّم کی کسی کتاب سے ان کی کوئی اور نظم تلاش کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

برائے اساتذہ

- بچّوں میں صحّت مند مزاح کے پہلو کو اُجاگر کرنے میں مدد دیں۔

تدریسی مقاصد: ☆ بچوں کوارد گرد کا ماحول صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دینا۔ ☆ بچوں کو ماحولیاتی آلودگی کے نقصانات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچوں میں شجرکاری کی اہمیّت اُجاگر کرنا۔

آمنہ نے شیشے کے مَرتَبان میں ایک خوبصورت سی مچھلی پال رکھی تھی۔ وہ روز اُس کو دیکھتی اور خوش ہوتی۔ ایک دن اس نے اپنی امّی کو دوپٹہ رنگتے ہوئے دیکھا تو اُسے وہ رنگ بہت پسند آیا۔ اس نے امّی سے چھپ کر تھوڑا سا رنگ اُٹھا کر مرتبان میں ڈال دیا۔ آمنہ نے سوچا تھا کہ رنگ برنگی مچھلی کی طرح اس کا پانی بھی رنگین ہو جائے گا۔ پہلے تو مچھلی تیرتی رہی، پھر اس نے پانی میں تڑپنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر آمنہ دوڑتی ہوئی امّی کے پاس گئی۔ اس نے امّی کو بتایا کہ اُس کی مچھلی تڑپ رہی ہے۔ امّی نے مرتبان کا پانی رنگین دیکھ کر آمنہ سے پوچھا کہ یہ رنگ کس نے ڈالا ہے؟

آمنہ نے امّی کو بتایا کہ اس نے مرتبان کے پانی کو خوب صورت بنانے کے لیے اس میں رنگ مِلا دیا تھا۔ امّی نے فوراً مرتبان کا پانی تبدیل کر کے اس میں صاف پانی ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جب مچھلی پھر پہلے کی طرح تیرنے لگی تو آمنہ کے چہرے پر خوشی چھا گئی۔ اس نے امّی سے مچھلی کے اچانک تڑپنے کی وجہ پوچھی۔ امّی نے اسے بتایا کہ اس نے جو رنگ پانی میں ملایا تھا، وہ دیکھنے میں تو بھلا لگتا تھا مگر زہریلا ہونے کی وجہ سے مچھلی کی زندگی کے لیے نقصان دہ تھا۔ امّی نے آمنہ کو سمجھایا کہ ہر جان دار کو زندہ رہنے کے لیے صاف سُتھرے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ گندے اور آلودہ ماحول میں کوئی بھی جان دار زندہ نہیں رہ پاتا۔

آمنہ نے پوچھا کہ صاف ماحول سے کیا مراد ہے؟

امّی نے اسے بتایا کہ ہمارے اردگرد موجود تمام چیزیں، جو ہم پر براہِ راست اَثر کرتی ہیں، ماحول کہلاتی ہیں مثلاً

سانس لینے کے لیے صاف ہوا، پینے کے لیے صاف پانی اور رہنے کے لیے صاف جگہ۔ اگر ان میں سے کسی ایک چیز کی بھی کمی ہو جائے تو زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

آمنہ نے امّی سے پوچھا کہ ہمارا ماحول کیسے آلودہ ہو رہا ہے؟

امّی نے آمنہ کو بتایا کہ ماحول کو آلودہ کرنے کے بہت سے اسباب، خود انسان کے اپنے پیدا کردہ ہیں مثلاً انسان نے ترقی کرنے کے لیے بڑے بڑے کارخانے لگائے تو ان سے اٹھنے والے دھوئیں نے ہوا کو زہریلا کرنا شروع کر دیا۔ فصلوں کو نقصان دِہ کیڑوں سے بچانے کے لیے سپرے کیا، تو ان کیڑے مار ادوّیات نے ہوا اور انسانی صحّت، دونوں کو نقصان پہنچایا۔ ٹریفک نے ہمیں آنے جانے میں سہولت دی تو اس کے دھوئیں نے انسانی صحّت کو خراب کیا۔ ہوا میں اڑنے والے ہوائی جہاز، سمندروں میں چلنے والے بحری جہاز اور خلا میں جانے والے خلائی جہاز، ان سب سے خارج ہونے والا دھواں فَضائی آلودگی کا سبب بنا۔ آبادی بڑھنے کے باعث، قابل کاشت زمینیں رہائشی کالونیوں میں تبدیل ہوتی چلی گئیں۔ درختوں کے بے دریغ کٹاؤ سے زمین بنجر ہو گئی اور بارشوں میں کمی آتی چلی گئی۔ اسی وجہ سے کُرّہِ اَرض کا درجہ حرارت بڑھتا جا رہا ہے جو انسانی زندگی کے لیے بے حد خطرناک ہے۔

آمنہ امّی کی باتیں نہایت غور سے سن رہی تھی۔ اس نے مزید پوچھا کہ ہمارے ماحول کو اور کون کون سی چیزیں خراب کرتی ہیں؟

امّی نے بتایا کہ ہوا کی طرح، پانی بھی انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم زندہ رہنے کا تصّور بھی نہیں کر سکتے۔ کُرّہِ اَرض کا تین چوتھائی حِصّہ پانی پر مشتمل ہے۔ اس میں سے تین فی صد حِصّہ انسانوں کے لیے قابل اِستعمال ہے۔ یہ قابل اِستعمال پانی بھی مسلسل خراب ہوتا جا رہا ہے۔ گھروں سے نکلنے والا کوڑا اور کارخانوں سے نکلنے والا زہریلا مواد، دریاؤں اور نہروں کے پانی میں شامل ہو کر اس کو آلودہ کر رہا ہے۔ فصلوں پر کیا جانے والا سپرے، زراعت کے لیے استعمال کی جانے والی کھادیں اور گٹروں کا آلودہ پانی، زیرِ زمین جذب ہو کر صاف پانی کو خراب کر رہا ہے۔ فضائی، ہوائی اور آبی آلودگی کے علاوہ ایک اور بڑی قِسم، شور کی آلودگی ہے۔ ہمارے ماحول میں موجود ٹریفک، لاؤڈ سپیکر، موسیقی اور کارخانوں میں مشینوں کا شور بھی انسانی کانوں کے لیے بے حد نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ سر درد، بے چینی، چڑ چڑا پن، بلڈ پریشر، معدہ، دل، جگر اور جِلد کے امراض بڑھ رہے ہیں۔ آلودگی کے ان تمام اسباب پر قابو پانا ہماری اوّلین ذمّہ داری ہے۔

آمنہ نے فِکر مندی سے پوچھا: ''امّی ! ہم ماحولیاتی آلودگی پر کیسے قابو پا سکتے ہیں؟''

امّی نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں، دنیا کے بہت سے ممالک فِکر مند ہیں۔ دنیا بھر میں 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے جو لوگوں کو اپنے اردگرد کا ماحول صاف رکھنے کے لیے آگاہ کرتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اردگرد زیادہ سے زیادہ درخت اور پودے لگائیں، کیوں کہ درخت، ماحول کو صاف رکھتے ہیں اور انسان کے دوست ہوتے ہیں۔ اپنے گھروں اور گلیوں کا کُوڑا کرکٹ نالیوں اور نہروں میں نہ پھینکیں۔ بلکہ کُوڑا کرکٹ صرف کوڑے دانوں ہی میں ڈالیں۔ کوڑا کرکٹ نہ جلائیں اس سے ہوا آلودہ ہوتی ہے۔ پلاسٹک کے تھیلوں کا استعمال اور ان کو جلانا آلودگی کا باعث بنتا ہے اور یہ ایک جُرم بھی ہے۔

اب آمنہ یہ بات سمجھ چکی تھی کہ ہمارے ماحول کا صاف ہونا کتنا ضروری ہے۔ اس نے امّی سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے ماحول کی صفائی کا بہت خیال رکھے گی، پودوں کی خوب دیکھ بھال کرے گی، نئے پودے لگائے گی اور مچھلی کا پانی کبھی آلودہ نہیں ہونے دے گی۔ اگلے دن آمنہ نے سکول میں سب بچوں کو ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں بتایا۔

خاص الفاظ مَرتَبان ، ماحول ، کُرّہِ اَرض ، آلُودہ ، کارخانے ، زَہریلا مَواد ، زراعت

مشق

سوال نمبر 1: سبق کے مطابق درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) آمنہ کی مچھلی کیوں تڑپ رہی تھی؟

(ب) ماحول سے کیا مراد ہے؟

(ج) ماحول کو آلودہ کرنے والے کوئی سے دو اسباب بیان کریں؟

(د) ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔

(ہ) ہم اپنا ماحول کیسے صاف رکھ سکتے ہیں؟

(و) ماحول صاف رکھنے کے لیے درخت کیوں اہم ہیں؟

سوال نمبر 2: سبق کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(ا) آمنہ نے مچھلی کے مرتبان میں ڈال دیا:

(i) تیل (ii) دوا (iii) رنگ (iv) چینی

(ب) آمنہ کی امّی رنگ رہی تھیں:

(i) چادر (ii) دوپٹہ (iii) قمیص (iv) ٹوپی

(ج) شور کی آلودگی ہوتی ہے:

(i) درخت کاٹنے سے (ii) کوڑا کرکٹ جلانے سے (iii) تیز اور اُونچی آوازوں سے

(iv) دھوئیں سے

(د) صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارا ماحول ہوتا ہے:

(i) آلودہ (ii) صاف سُتھرا (iii) بیمار (iv) خوش نُما

(ہ) انسان کے لیے درخت ہوتے ہیں:

(i) مہمان (ii) دوست (iii) مالک (iv) دشمن

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے مُتضاد اَلفاظ تحریر کیجیے:

مُتضاد	اَلفاظ	مُتضاد	اَلفاظ
	صاف		اندر
	زِندہ		جان دار
	ضروری		پاس
	دوست		سمجھ دار

سوال نمبر 4: درج ذیل الفاظ پر اِعراب لگائیے:

استعمال	دوست	نقصان	براہِ راست	مرتبان	خراب

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کو جُملوں میں استعمال کیجیے:

تبدیل ، آلُودہ ، اردگرد ، نقصان دِہ ، صفائی

اسم معرفہ کی قِسمیں

بچّو! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کو اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں مثلاً قائدِ اعظمؒ، لاہور اور گلاب کا پھول وغیرہ

اسمِ خاص یا اسم معرفہ کی چار اَقسام ہیں:

(i) اسمِ علَم (ii) اسمِ ضمیر (iii) اسمِ مَوصُول (iv) اسمِ اشارہ

اسمِ علَم: وہ اِسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام یا پہچان کو ظاہر کرے جیسے:

قائدِاعظم محمد علی جناحؒ، الطاف حسین حالؔی، سرسید احمد خاں، اشرف عرف اَچھو وغیرہ۔

اسمِ ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے جیسے:

علی آیا، اُس نے کھانا کھایا اور وہ سونے چلا گیا۔ اس مثال میں ''اُس'' اور ''وہ'' دونوں اسم ضمیر ہیں، جو علی کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسمِ مَوصُول: وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں۔

جیسے: جو، جوکوئی، جس، جسے، جنھوں، جنھیں وغیرہ مثلاً جومحنت کرتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔

اسمِ اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے: "وہ"، "یہ"۔ "وہ" دور کی چیز کے لیے اور "یہ" نزدیک کی چیز کے لیے بطور اشارہ استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے، ان سے اسم معرفہ تلاش کیجیے اور اس کی قِسم کا نام لکھیے:

مثال: قائدِاعظم پاکستان کے بانی ہیں۔

اسم معرفہ	اسم کی قِسم
قائدِ اعظم	اسمِ عَلَم

(i) زینب میری سہیلی ہے۔ اُس کے والد ڈاکٹر ہیں۔

(ii) یہ ایک معلوماتی کتاب ہے۔

(iii) وہی لوگ کامیاب ہیں، جنھوں نے علم حاصل کیا۔

(iv) علی ہونہار لڑکا ہے وہ ہر سال سکول میں اوّل آتا ہے۔

(v) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

(vi) جِسے اللہ رکھے، اسے کون چکھے۔

(vii) وہ ایک ذہین شخص ہے۔

سرگرمیاں

- ہر بچّہ اپنے گھر میں کم از کم ایک پودا ضرور لگائے۔ اس مقصد کے لیے گملا یا ٹین کا پرانا ڈبا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- بچّے اپنے اردگرد آلودہ چیزوں کی نشان دہی کریں اور اپنے اساتذہ کو ان کے بارے میں آگاہ کریں۔

برائے اساتذہ

- بچوں کو آلودگی کی مختلف اقسام کے بارے میں بتائیے۔
- بچوں کو صفائی کی اہمیّت سے آگاہ کیجیے۔
- کلاس روم کے باہر کم از کم ایک کوڑے دان رکھوائیے اور بچوں کو کوڑا، کوڑے دان میں ڈالنے کی تلقین کیجیے۔

پاک چین دوستی

تدریسی مقاصد: ☆ بچّوں کو پاک چین دوستی کی تاریخ سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچّوں کو شاہراہِ ریشم کی افادیت اور اس کے بارے میں تاریخی اور ٹھوس حقائق سے آگاہ کرنا۔ ☆ بچّوں کو ہمسائے کی اہمیت کے بارے میں بتانا۔ ☆ بچّوں کو پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے کی تاریخ، افادیت اور ملک پر اس کے مثبت اثرات سے آگاہ کرنا۔

چین ہمارا دوست ملک ہے۔ پاکستان چین دوستی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہمالیہ سے بلند، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی ہے۔ پاکستان کی طرح چین بھی برِّ اعظم ایشیا میں واقع ہے۔ آبادی کے اعتبار سے چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اگر کسی ملک کی آبادی زیادہ ہو تو اُس مُلک کی ترّقی کی رفتار کم ہو جاتی ہے لیکن چین نے اپنی ترّقی کی رفتار میں فرق نہیں آنے دیا۔

1949ء میں چین آزاد ہُوا تو اسلامی مُلکوں میں پاکستان سب سے پہلا ملک تھا جس نے اِسے آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کیا اور یہیں سے پاک چین دوستی کا آغاز ہُوا۔ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے ملکوں میں اپنے اپنے سفارت خانے قائم کیے۔ چین نے مشکل وقت میں ہمیشہ ہماری مَدَد کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں چین نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ چین نے ہمیشہ ایک اچھا ہم سایہ ہونے کا ثبوت دیا۔ ہمارے مذہب نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ہمسائے سے اچھے تعلقات رکھے جائیں اس لیے چین سے ہماری محبت کبھی کم نہیں ہوئی بلکہ اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

شاہراہِ ریشم جسے شاہراہِ قراقرم بھی کہتے ہیں۔ پاک چین دوستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس کا ایک سِرا پاکستان میں ہے اور دوسرا چین میں۔ قراقرم جیسے دُشوار اور بلند ترین پہاڑی سلسلے کو چیرتی ہوئی یہ عظیم شاہراہ چین کے شہر

کاشغر سے جاملتی ہے۔ یہ وہی شہر ہے جس کا ذکر شاعرِ مشرق علّامہ محمد اقبالؒ نے اپنے ایک شعر میں یوں کیا ہے

ایک ہوں مُسلم حرَم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

یہ شاہراہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کا ذریعہ ہے۔ اپنی بلندی اور بناوٹ کی وجہ سے اِسے دُنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جاتا ہے۔ اِسے دنیا کی بلندترین شاہراہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کی تعمیر کا آغاز 1958ء میں کیا گیا۔ ہزاروں پاکستانی اور چینی انجنیئر وں اور مزدوروں نے دن رات محنت کر کے شاہراہِ ریشم کی تعمیر کا کام 1978ء میں مکمل کیا۔ لوگ اسے شاہراہِ ریشم کہیں یا شاہراہِ قراقرم لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور چین کے لیے یہ ''شاہراہِ دوستی'' کا درجہ رکھتی ہے۔ اس شاہراہ کی کُل لمبائی 1300 کلومیٹر ہے۔ اس کا 806 کلومیٹر حصّہ پاکستان میں اور 494 کلومیٹر چین میں ہے۔

پاک چین دوستی کو مزید مضبوط کرنے کے لیے دونوں ملکوں کے درمیان 5 جولائی 2013ء کو پاک چین اقتصادی راہداری (PAK CHINA ECONOMIC CORRIDOR) کی تعمیر کا معاہدہ ہوا۔

46 ارب ڈالر کا یہ معاہدہ، ہماری اقتصادی تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ ہے۔ اِس منصوبے کے تحت صوبہ بلوچستان میں واقع گوادر کی بندرگاہ کو چین کے علاقے کاشغر سے سڑک اور ریل کے ذریعے ملا دیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان گیس اور تیل کی پائپ لائن بھی بچھائی جائے گی۔ اس منصوبے کی تکمیل سے جہاں پاک چین دوستی مزید مضبوط ہوگی وہاں مُلک میں خوش حالی بھی آئے گی۔ اس سے عام لوگوں کی زندگی بدل جائے گی انھیں روزگار کے زیادہ مواقع ملیں گے۔ یہ منصوبہ پاکستان کے تمام صوبوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

خاص الفاظ ہمالیہ، برِّاعظم، ریاست، تَسلیم، سفارت خانے، شاہراہِ قراقرام، کاشغر، عجوبہ، اقتصادی

مشق

سوال نمبر1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

(الف) چین کس برِّ اعظم میں واقع ہے؟

(ب) چین کب آزاد ہوا؟

(ج) چین کو کس اسلامی ملک نے سب سے پہلے تسلیم کیا؟

(د) دنیا کا آٹھواں عجوبہ کس شاہراہ کو کہا جاتا ہے؟

(ہ) پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے کا فائدہ کسے ہوگا؟

سوال نمبر2: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) دونوں ملکوں کے درمیان ـــــــــ بچھائی جائے گی:

(i) تیل پائپ لائن (ii) گیس پائپ لائن

(iii) پانی کی پائپ لائن (iv) گیس اور تیل پائپ لائن

(ب) پاک چین اقتصادی راہداری کا معاہدہ ـــــــــ ہوا:

(i) 5 جولائی 2012ء (ii) 5 جولائی 2013ء (iii) 5 جولائی 2014ء (iv) 5 جولائی 2015ء

(ج) شاہراہِ ریشم کا ایک سرا ـــــــــ ہے اور دوسرا چین میں:

(i) نیپال میں (ii) ایران میں (iii) افغانستان میں (iv) پاکستان میں

(د) شاہراہِ ریشم کی تعمیر کا کام ـــــــــ مکمل کیا گیا:

(i) 1947ء میں (ii) 1976ء میں (iii) 1978ء میں (iv) 1980ء میں

(ہ) گوادر کو ـــــــــ ملا دیا جائے گا:

(i) کراچی سے (ii) کاشغر سے (iii) مکران سے (iv) بمبئی سے

سوال نمبر3: درج ذیل اَلفاظ کو جُملوں میں استعمال کیجیے:

اَلفاظ	جُملے
سمندر	
آزاد	
دوست	
تجارت	
مُلک	

سوال نمبر4: نیچے دی گئی مثال کے مطابق سادہ جملوں کو منفی جملوں میں تبدیل کیجیے:

سادہ جملے	منفی جملے
میں نے کاپی خریدی۔	میں نے کاپی نہیں خریدی۔
اُس نے امتحان دیا۔	
سیب عمدہ ہیں۔	
کل بارِش ہُوئی۔	
ساجد ملتان گیا۔	
ہم نے کھانا کھایا۔	

درخواست لکھنے کا طریقہ

جس کے نام درخواست لکھی جا رہی ہے سب سے پہلے اس کے عہدے اور ادارے کا نام مع شہر لکھیے۔

اگلی سطر کے درمیان میں "جنابِ عالی!" لکھیے۔

تیسری سطر میں درخواست کے مضمون کا آغاز "مؤدبانہ گزارش ہے" سے کیجیے اور نہایت اختصار کے ساتھ اپنا مُدّعا بیان کیجیے۔ آخر میں درخواست قبول کرنے کی نہایت ادب کے ساتھ اِستدعا کیجیے۔

اس کے بعد اگلی سطر کے درمیان سے تھوڑا بائیں ''العارض'' لکھیے جس کا مطلب ہے عرض کرنے والا۔ ''العارض'' کے نیچے اپنا نام اور دیگر معلومات درج کیجیے۔

آخر میں اپنے نام کے دائیں طرف تاریخ لکھیے۔

مثال کے طور پر اگر آپ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست لکھ رہے ہیں تو یوں لکھیں گے:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ۔۔

۔۔

۔۔

۔۔

العارض

محمد اسد

جماعت پنجم، رول نمبر 14

12-اکتوبر 2015

دی گئی مثال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بھائی کی شادی کے لیے چھٹی کی درخواست لکھیے۔

سوال نمبر 6: حروفِ استفہام مناسب جگہ استعمال کر کے سادہ جملوں کو سوالیہ جملوں میں تبدیل کیجیے اور آخر میں سوالیہ کی علامت (؟) لگائیے:

سادہ جملے	سوالیہ جملے
وہ گھر پہنچے۔	
یہ اُس کا قلم ہے۔	
ہم وہاں نہیں جا سکتے۔	
تمھاری کتاب یہاں ہے۔	
وہ امجد ہے۔	
تم گھر آؤ گے۔	

سرگرمیاں

- پاکستان اور چین کے پرچم اپنی کاپی میں بنائیے۔
- پاک چین دوستی کے حوالے سے اخبارات میں چھپنے والے مضامین اور اشتہارات کے تراشے اپنی کاپی میں چِسپاں کیجیے۔

برائے اساتذہ

- بچّوں کو چین کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے۔
- بچّوں کو پاکستان کے ہم سایہ ملکوں کے نام بتائیے اور انھیں اسلام کے حوالے سے ہمسائے کے حقوق سے آگاہ کیجیے۔
- بچّوں کو علّامہ محمد اقبالؒ کے اس شعر کا مفہوم آسان الفاظ میں بتائیے جس میں چین کے شہر کا شعر کا ذِکر آیا ہے۔
- بچّوں کو درخواست لکھنے کی مشق کرائیے۔

ایک گائے اور بکری

تدریسی مقاصد: ☆ طلبہ کو فطرت کے ایک خوب صورت منظر سے آگاہ کرنا۔ ☆ نظم میں مکالماتی انداز سے روشناس کرنا۔ ☆ شاعری میں دل چسپی بڑھانا۔ ☆ اچھی باتوں کو فروغ دینا۔

اک چَراگہ ہری بھری تھی کہیں   تھی سراپا بہار جس کی زمیں
کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں   ہر طرف صاف ندّیاں تھیں رواں
تھے اناروں کے بے شمار درخت   اور پیپل کے سایہ دار درخت

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں
طائروں کی صدائیں آتی تھیں

کسی ندّی کے پاس اک بکری   چَرتے چَرتے کہیں سے آنکلی
جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا   پاس اک گائے کو کھڑے پایا
پہلے جُھک کر اُسے سلام کیا   پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں؟   گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں
کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی   ہے مصیبت میں زندگی اپنی
آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے   اس سے پالا پڑے خدا نہ کرے!

دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے ہُوں جو دُبلی تو بیچ کھاتا ہے
اس کے بچوں کو پالتی ہوں میں دودھ سے جان ڈالتی ہوں میں
بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے
میرے اللہ! تری دہائی ہے

سُن کے بکری یہ ماجرا سارا بولی ایسا گِلہ نہیں اچھا
بات سچّی ہے بے مزا لگتی میں کہوں گی مگر خدا لگتی
یہ چراگہ ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا یہ ہری گھاس اور یہ سایہ
ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں یہ کہاں ، بے زباں غریب کہاں!
یہ مزے آدمی کے دم سے ہیں لطف سارے اسی کے دم سے ہیں
سو طرح کا بَنوں میں ہے کھٹکا واں کی گزران سے بچائے خدا!
ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا
ہم کو زیبا نہیں گِلہ اس کا

گائے سُن کر یہ بات شرمائی آدمی کے گِلے سے پچھتائی
دل میں پَرکھا بھلا بُرا اس نے اور کچھ سوچ کر کہا اس نے
''یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی''!

(ڈاکٹرعلامہ محمداقبالؒ)

خاص الفاظ
چَراگہ، سَراپا، طائر، کلام، ماجرا، دُہائی، پالا پڑنا

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے:

(الف) چراگہ (چراگاہ) میں کون کون سے درخت تھے؟

(ب) بکری چرتے چرتے کہاں آنکلی؟

(ج) بکری نے گائے کو دیکھ کر سب سے پہلے کیا کِیا؟

(د) اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ہ) اس نظم کے شاعر کا نام لکھیے۔

سوال نمبر 2: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

مناسب الفاظ
دہائی
بڑبڑاتا
احسان
نصیب
ہری بھری

(i) دودھ کم دوں تو ------- ہے۔

(ii) چراگہ ------- تھی۔

(iii) میرے اللہ! تیری ------------ ہے۔

(iv) ہم پہ ------- ہے بڑا اُس کا۔

(v) ایسی خوشیاں ہمیں ------ کہاں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے:

الفاظ:	درخت	صدائیں	ندی	لطف	گِلہ
مترادف الفاظ:					

سوال نمبر 4: اِن الفاظ کے متضاد لکھیے:

اَلفاظ	متضاد	اَلفاظ	متضاد
بہار		بھلا	
دُبلی		اچھائی	

سوال نمبر 5: اس نظم میں محاورے بھی استعمال ہوئے ہیں، جیسے:

''خدا لگتی کہنا''　　''دل کو لگنا''　　''پالا پڑنا''

اِن محاوروں کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سوال نمبر 6: مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کیجیے:

درخت ، ہوا ، مصیبت ، ماجرا ، احسان ، بات

سوال نمبر 7: مندرجہ ذیل منفی اور استفہامیہ جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کیجیے:

(الف) وہاں انار اور پیپل کے درخت نہیں تھے۔

(ب) کیا گائے ندی کے پاس کھڑی تھی؟

(ج) کیا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں؟

(د) بکری نے سلیقے سے کلام نہیں کیا۔

(ہ) کیا اچھی بات دل کو لگتی ہے؟

سرگرمیاں

- یہ الفاظ حروفِ تہجی کے اعتبار سے خوش خط لکھیے:

  بہار، طائر، کلام، زندگی، خوشیاں، گِلہ

- اِس نظم کو کہانی کی صورت میں ایک چارٹ پر خوش خط لکھیے اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ میں اشعار یا نثری جملے کو خوش خط لکھنے کا مقابلہ کرائیے۔
- طلبہ کو بکری اور گائے کی باتیں نثری مکالمے کی صورت میں لکھوائیے۔